حمدیہ دیوان

آمین

ریاض مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آمین

حمدیہ دیوان

ریاض مجید

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت: 108
تاریخ اشاعت: 25 نومبر 2021ء
قیمت: =/500

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: ریاض مجید
کمپوزنگ: مبشرہ فریاد
تزئین: علی حسن زیدی
سرورق: علی
بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0302-6600656
مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124
اہتمام: نعت اکادمی
پوسٹ بکس نمبر 25 فیصل آباد

انتساب

حد درجہ محبّت و عقیدت کے ساتھ
اخلاص و احترام و اُلفت کے ساتھ
آدمؑ سے محمدؐ رّسول اللہ تک
سب نبیوں کے نام___ ارادت کے ساتھ

ریاض مجید

ترتیب

O)۔ پیش گفتار	11
1)۔ میرے لحن ولہجہ میں ___ جو ہر وخبر میں آ	27
2)۔ آیا ہے میرے دل میں جو ارمان حمد کا	29
3)۔ دنیا میں کوئی بھی نہیں تیرے سوا، میرے خدا!	31
4)۔ داغ جب تک نہیں عصیاں کا دِلا! دھو ہوتا	33
5)۔ معصیت اور گناہوں سے بچائے رکھنا	35
6)۔ میری یارب! محافظت فرما	37
7)۔ میرے اللہ مغفرت فرما	39
8)۔ اخلاص اثر یہ بادہ فرما	41
9)۔ بے نشاں کو نشاں نشان کیا	43
10)۔ ہوں اوج بخت کہکشاں دَر کہکشاں نصیب	45
11)۔ ہے مدینے کی رہگزر کی طلب	47
12)۔ ہر کسی عافیت طلب کی جبیھ	49
13)۔ کچھ ایسا کر کریم! مِرے سات_اپنے آپ	51

14)۔	گر قبلہ رُو، قرینۂ افعال ہو درست	53
15)۔	ہم دست رہیں زیست کے اسباب سلامت	55
16)۔	سینے میں رہی تخلیۂ شب کی مناجات	57
17)۔	ہمہ اطراف، ہمہ زاویۂ رحمت رحمت	59
18)۔	حج کے ایّام کا ہے گھاؤ بہت	62
19)۔	غیر ممکن ہے عطا میں یہاں تاخیر کی بات	64
20)۔	روّیے خیر کے جس روز سے ہوئے چوپٹ	66
21)۔	ذکرِ توحید ضروری ہے بہت	68
22)۔	کعبے کے صحنِ محترم میں بیٹھ	70
23)۔	عفوو بخشش کے اے عظیم سراج!	72
24)۔	حشر میں نامۂ سیاہ کا بوجھ	74
25)۔	اتنی تو دل کو اے خدا! ہو سمجھ	76
26)۔	تیرا ہر پارۂ مبیں ہے سچ	77
27)۔	تری طاعت کی دنیا میں رہوں کچھ	79
28)۔	حرص سے، مکر سے، ریا سے بچ	81
29)۔	کریں تیرے ہی نام کی تسبیح	825
30)۔	جس کسی نے بھی کی، کسی کی مدح	84
31)۔	سدا سکینت اثر ہو درُود کی تسبیح	86
32)۔	مرے اذکار کا، اعمال کا، گفتار کا رُخ	88
33)۔	تا عمر رہے گی روح خورسند	90
34)۔	ردیف و قافیہ سے مَیں نے کی ہے حمد کشید	92

35)۔ بنا ہے دامنِ ہر حرف، کہکشانِ حمد 94

36)۔ تاحدّ عقل پھیلا ہُوا ہے زمانِ حمد 97

37)۔ ہو حمد رخ ـ یہ ہمیشہ، مرے قلم کی سیدھ 99

38)۔ کوئی آواز دیتا ہے کہ آ ڈھونڈ 101

39)۔ جو مری فردِ عمل میں ہیں نرالے کاغذ 103

40)۔ ایسا نہیں معاف کیا تین چار بار 105

41)۔ ہر جگہ ـ تنہائی میں ـ محفل میں پڑھ 107

42)۔ ہے سعیِ فن اُسی واصف کی زرخیز 109

43)۔ ہو مجھ پہ چشمِ عنایت، رحیم! حشر کے روز 111

44)۔ اُس کی طاعت کے بغیر اَذکار ژاژ 113

45)۔ ہر کسی شے میں ہے تیرا انعکاس 115

46)۔ آ گیا ذوقِ شعر گوئی راس 117

47)۔ تیری رحمت کی رہے پیہم تلاش 119

48)۔ یخ ذہن کو اے خدا! تمازت بخش 121

49)۔ صرف لفظی نہ ہو یہ آرائش 123

50)۔ رب سے طلب کر، اخلاص! اخلاص! 125

51)۔ مدحت کے خوگر! اخلاص اخلاص 127

52)۔ کر اپنی فردِ عمل کو نہ یوں سیاہ ـــ ریاض 129

53)۔ اُس کی ہستی کے سوا اے دل! غلط 131

54)۔ بیانِ حمد میں، عجز اور اعتدال کا قحط 133

55)۔ گناہ و جرم کے ماحول میں سدا محفوظ! 135

56)۔ وہ جو پیغمبرِ خاتم ہے مرا اُس کو شفیعؐ 137

57)۔ رہیں تا حشر فروزاں تری الفت کے چراغ 139

58)۔ ہوئی ہے غفلتوں سے زندگی تلف 141

59)۔ ماحول ہو تا حدِّ نظر روشن و شفّاف 143

60)۔ ایسی نہ حمد ہو سکی تیری، ہے جیسے حق 145

61)۔ میرے اللہ! اے مرے خالق! 147

62)۔ رحیم! عمر میں وسعت قبولِ توبہ تک 149

63)۔ اے خالق، اے صمد ہے تری ذات لاشریک 151

64)۔ فردِ عمل نے میری مرے ربّ نُور تک 153

65)۔ دس، بیس سو نہیں مرے پروردگار! لاکھ 155

66)۔ خیال، عاقبت و فکرِ آخرت میں رکھ 157

67)۔ اُس کی رحمت کے پھیلے سائے لکھ 159

68)۔ اشک ہے تیرے حضور اک ترجماں سب سے الگ 161

69)۔ مصدرِ حسن کی عطا کا رنگ 163

70)۔ نہیں زیبا رحیم کو کبھی اونگھ 165

71)۔ ہمہ اوقاتِ کاریوں نہ اونگھ 167

72)۔ سعی میں میری، ریا سے نہ کوئی آئے خلل 169

73)۔ یارب! کر صدقۂ شہہ، حرم، کرم 171

74)۔ ہونٹ کھولیں تو لفظ ہوں معدوم 173

75)۔ کہیں سے آئی صدا ذوالجلال والاکرام 175

76)۔ رہے یہ ورد ہی ''یا ذوالجلال والاکرام'' 177

77)۔ تسبیح سے تری کرے آغاز' یا رحیم! 179
78)۔ خیراندیش ہے' محسن ہے خطا پوش حرم 181
79)۔ گناہ بخش مرے، اے رحیم! اے رحمٰن! 182
80)۔ بے ہنر کو کیا ہے حمد نشان 185
81)۔ مرا بخت کر صدقۂ ص ن 187
82)۔ للہ الحمد' یہ تنہائیِ مدحت ساماں 189
83)۔ جہاں سے مستغنی ہیں جو رب سے مانگتے ہیں 191
84)۔ ورق پہ آسکیں جو جذبے ہیں مرے دل میں 193
85)۔ ہر سو ارض و فلک میں تُو ہی تُو 195
86)۔ بن جائے عفو خواہ بدن کا ہر ایک مُو 197
87)۔ اک نئے ڈھنگ سے آغاز تری حمد کا ہو 199
88)۔ رقم قدرتِ حق کا کیا ہو قصیدہ 201
89)۔ ہر اک کرن ہے ترے مہر کی نمائندہ 203
90)۔ بے شک ترے کرم سے یارب! جیا زیادہ 205
91)۔ میرا ہر سانس سانس بَرجستہ 207
92)۔ مرے ہونے کا روشن استعارہ 209
93)۔ امیؐ لقب کے صدقے ملے' فن دعائیہ! 211
94)۔ معراجِ ثنا کا ہے ارادہ 213
95)۔ کرم اے شاہ! ہے دل تاخت و تاراج ابھی 216
96)۔ کُنِ آغاز کے پرتو! تیری 218
97)۔ ایک مدت سے ہنر کو جستجو تھی حمد کی 220

98)۔ عطیّہ رب کا ہے حمد و ثنا گوئی کی ارزانی	222
99)۔ زندگی بھر بڑی خرابی کی	224
100)۔ کسی جگہ بھی رہے، روح صاف کرتا رہے	226
101)۔ اے ہوائے حرم! کرم کر دے	227
102)۔ وحدت کو تری کوئی بھی تقسیم نہ کر پائے	228
103)۔ مرے سخن میں ترا شکر یوں اجالا کرے	230
104)۔ کرم ایسے وہ مہربان کرے	232
105)۔ کرم اُس کا مسلسل ہو رہا ہے	234
106)۔ دعا بہ لب جو کہیں بھی کوئی، مسلماں ہے	236
107)۔ از زمیں تا آسماں ساماں ہے ہر سُو شکر کے	298
108)۔ کرم اس طور، اے خدا ہو جائے	240

❄❄❄❄❄

پیش گفتار

تجھ سے کیا مخفی مرے پروردگار!
ہے مری یہ پیش گفتار_اعتذار

نذر کرنے کے لئے تیرے حضور
کچھ نہیں لایا ترا مدحت گزار

ہے خس و خاشاک کا انبار یہ
تیرے شایاں کچھ نہیں اے کردگار!

میرے قحطِ فکر کا تجھ کو ہے علم؟
میری کم کوشی ہے تجھ پر آشکار

جو غزل سے بچ رہی تھی اہلیت
اُس پہ کیا؟ سعیِ ثنا کا انحصار

صورتِ غربال یہ چھلنی حرُوف
کیا سنبھالیں تیری موجِ نُور بار

ہے عیاں آشفتگی مفہوم کی
طرز سے ظاہر ہے لفظوں کا فشار

تیری مدحت کے لئے___ تیرہ جبیں
کلک ہے_روشن ورق سے شرمسار

ہو رہِ اظہار میں یہ سرخرو
منزلِ مدحت میں ہو یہ کامگار

بخش مجھ بے برگ کو تُو غیب سے
لحنِ نُور افروز و کلکِ زر نگار

خاک سے ہو کیا تری حمد و ثنا
عبد سے کیسے ہو وصفِ کردگار!

ہے قلم چُپ حسرتِ اظہار سے
سادہ صفحہ ہے تاسّف درکنار

عمر ہے بے رنگ' بے بنیاد عکس
بے نتیجہ، بے حقیقت ، بے مدار

زندگی کے منتشر انجام پر
کیا کرے خس طبع یہ غفلت شعار

کچھ سمجھ آتا نہیں مجھ گنگ کو
کیا لکھوں؟ کیسے لکھوں؟ پروردگار!

جاں_ خطاؤں پر رہی جس کی اساس
جسم ___ عصیاں پر رہا جس کا مدار

سوچ ہے مفلوج ، ہیں ماؤف لفظ
کلک ہے شرمندہ_ کاغذ شرمسار

کون قطرے، ذرّے، تارے گِن سکے
کیسے ہو گا تیرے وصفوں کا شمار؟

ایک گلدستے میں سمٹے کس طرح
وصف گر سینے کے جذبوں کی بہار!

شمعِ تشویق و چراغِ حُب کے گِرد
چاہئے تھا طوف جو پروانہ وار

اِس وفورِ جذب کے اظہار کی
طرح اب ہوتی نہیں ہے استوار

مضمحل اعصاب کی شوریدگی
کیا تراشے طرز کوئی پائیدار

تیری لحظہ لحظہ بڑھتی شان سے
ہے مری کوتاہیِ فن شرمسار

مَیں ہمہ خس طبع_ تیری ذات پاک
ذی وقرؔ ذی مرتبہؔ ذی افتخار

کھرب ہا پہلو ترے، اے حُسنِ کل!
پہلو ہر اک وصف کے ہیں بے شمار

معنی و مطلب تری ہر شان کے
بے حدود و بے صغور و بے کنار

ربــنّــا! مقبول ہو بین السّطور
کا ندامت زَا سکوتِ اعتذار

حرف کوئی بھی ترے شایانِ شاں
لا نہیں پایا ہے یہ ناکردہ کار

یہ مری سعیِ شکستہ ہو قبول
ہو یہ ماندہ لہجہ و لب کامگار

تُو نگہباں جیسے دنیا میں رہا
آخرت میں بھی تُو رہنا پاسدار

تجھ سے یہ عاصی ہے دل سے عفوخواہ
اور مہر و عافیت کا خواستگار

ایک ہی خواہش ہے اے بارِ الہ!
دین و دنیا مَیں رہوں میں کامگار

ذہن ، ترتیب و توازن یاب ہو
دَور ہو اعصاب و نیّت کا فشار

تیرے دَر پر عفو کا طالب ہوں مَیں
مَیں ہمہ عجز و سراپا انکسار

حمد کے آداب سے نا آشنا
لا اُبالی مَیں اجڈ، جاہل، گنوار

مصرعِ تَر اک بھی کب لکھا گیا؟
لاکھ اڑایا لوحِ کاغذ پر غبار

بھربھری مٹّی سے یہ بے صرفہ لفظ
کیا بنائیں نور کے نقش و نگار

خاسر و خائن یونہی بیکار میں
مَیں گواہ بیٹھا حیاتِ مستعار

جانتا ہوں مَیں ترے قابل نہیں
پھر بھی ہوں تجھ سے کرم کا خواستگار

عفو کا رستہ، کوئی راہِ نجات
چاروں جانب ہیں گنہ کے کوہسار

حبسِ دل میں بادِ بخشش کی چلے
بختِ جاں ہوں مغفرت کے مرغزار

زنگ اتر جائے ریا و مکر کا
روح کا آئینہ ہو صاف آب دار

پا رہا ہوں بار کس دربار میں
اپنے سر لادے گنہ کا کوہسار

صدقۂ حضرت محمد مصطفیؐ
جو تری تخلیق کا ہے شاہکار

غایت کُن، حاصل امکان و ہست
فخرِ موجودات وہ عالی وقار

اے خوشا! تکرار اُس کے نام کی
جو زبانوں پر، نہ ذہنوں پر ہے بار

نام ہے کیسا تسلسل آفریں
وِرد ہے کیا جانفزا تسبیح دار

ذکر ہے گردان آمادہ یہی
کرتے جائیں ذکر اُس کا بے شمار

جیبھ تھکتی ہی نہیں اِس نام سے
وِرد اسمِ ذات ہے کیا خوشگوار

طالب اس کی دید کا ہر دیدہ وَر
ذاکر اس کے اسم کا ہر ترس کار

جسؐ کا نام آتے مہک اٹھے ورق
دھیان جسؐ کا رشک صد خلدِ بہار

گفتگو کیا کم ہو اُسؐ کی شان کی
تذکرے میں اُسؐ کے کیا ہو اختصار؟

اُسؐ کی ذات، اُسؐ کی رسالت، اُسؐ کے وصف
بے حدود و بے کنار و بے شمار

اُس کی ختم المرسلینی کو دوام
تا قیامت اُس نبیؐ کا اقتدار

آپؐ کے اصحاب تاروں کی مثال
آن دار و جان دار و شان دار

بڑھ کے وہ ماں باپ سے، اولاد سے
امتی ایک ایک اُس کا جانثار

منفرد فدویّت و ایثار میں
خدمت و صدق و صفا میں نامدار

تھام اپنے لطف کی آغوش میں
اے رحیم اے چارہ گر اے چارہ کار

فتنہ و شر میں نظر آئے مجھے
خیر و خوبی کا کوئی اجلا دیار

حیف بڑھتی زندگی کے ساتھ ساتھ
بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا ابھار

وحشتِ شوریدگی پائے سکوں
ہو سکینت یاب جاں کا انتشار

عافیت اسلوبؑ خیر انجام ہو
یہ دلِ وحشی یہ معصیت سوار

روز و شب ہوں خیر خواہ و خیر مند
ختم ہو اِس زندگی کا اضطرار

اس جہاں میں تو ذرا ممکن نہیں
سعی ہو مری ثنا کی کامگار

کیا ترے شایانِ شاں اک مدح بھی
رکھی جا سکتی ہے جنت پر ادھار!

ہے دعا یہ ہی ' یہی ہے التجا
عافیت اسلوب ہو انجام کار

اپنے دامانِ محبت میں سمیٹ
منتشر ہوں اے مرے پروردگار!

ہوں توازن یاب واماندہ حسیں
چشمِ رحمت مجھ پہ ہو اے کردگار!

آ گیا ہے جو خلل اعصاب میں
کون سمجھے گا مرے آمرزگار!

انتشار افکار کا ہو راست رَو
ہو مرا ماحولِ ذہن اب سازگار

دہر ہو برزخ ہو عقبیٰ ہو___فقط
ہے تری رحمت پہ اپنا انحصار

اوّلین و آخریں امیّد تُو
ہے ترے الطاف پہ دارومدار

ایک دو پل کے سہارے دوسرے
ہے ترا ہی آسرا بس پائیدار

خوش گماں ہیں تیری رحمت پر بہت
ہم کو کرنا کامیاب و کامگار

تو نے آسودہ مجھے دکھا سدا
آخرت کا بھی نہ ہو محسوس بار

ہو دعائے رفتگاں ہمرہ مرے
مَیں نیاگانِ کہن کا پاؤں پیار

ہو ازالہ اربوں جرموں کا مرے
کام جو اچھے ہوئے دو تین چار

تیری رحمت سے ہوں آساں منزلیں
پھول بن جائیں مرے رستوں کے خار

ہو نہ دل مصلوب اس آشوب میں
مجھ کو ہر لمحہ نہ ہو مانندِ دار

ربنا سبحان ربی العظیم
سے ہوں ہم آہنگ میرے دل کے تار

عرصۂ محشر میں آسودہ رہے
تیرے حُبّ داروں کا یہ خدمت گزار

حرفِ بخشش کی ملے مجھ کو نوید
مغفرت پائے ترا مدحت نگار

صف بہ صف اِس کی خطائیں ہیں، کرم!
ہیں گنہ اِس کے قطار اندر قطار

بے کراں فہرست اِس کے جرم میں
اِس کے عیبوں کا نہیں کوئی شمار

خوبیاں گر ایک دو ہوں بھی تو وہ
ہے ریا و مصلحت سے داغدار

وائے نادانی! ہمیشہ ہی رہی
زندگی___جرم و گنہ سے ہمکنار

تیری طاعت میں نہیں گزری حیات
رائیگاں گزرے سبھی لیل و نہار

داغ دھبے دُور ہوں شاہا کرم!
نامۂ اعمال میں آئے نکھار

تیرے دیں پر ہو تصدق زندگی
جان ہو تیرے صحیفے پر نثار

پاؤں تیری بندگی میں سرخوشی
تری طاعت سے ملے مجھ کو وقار

پھول بن جائیں ترے اکرام سے
ہیں جو دامن میں گناہوں کے شرار

بے بسی کی چُپ نہ جائے رائیگاں
بے اثر جائے نہ لفظوں کی پکار

زندگی بھر تو نے رکھا کامراں
آخرت میں بھی رہوں میں کامگار

رحم! اے بینندۂ مافی الصدّور
رحم، ہم پر رحم اے پروردگار!

تیری رحمت سے ہو اطمینان بخش
ساعتِ پایانِ عمرِ مستعار

ہو مری شرمندہ چُپ' حمد آشنا
خالی صفحہ ہو گلستاں دَرکنار

تو اگر چاہے تو یہ دیوانِ حمد
ٹھہرے الفت خاطروں میں یادگار

اختتام اِس مصرع پر ہو حمد کا
اعتذار و اعتذار و اعتذار

❄

آمین

حمیدہ دیوان

میرے لحن و لہجہ میں___ جوہر و خبر میں آ
رحمتِ خدا! میری ندرتِ ہنر میں آ

تیرے نام کی برکت سے کروں سفر آغاز
راہ راہ اندر مل اور سفر سفر میں آ

حیرتی زمینوں کا رازیاب کر مجھ کو
شدّتِ ہوائے حُب میرے بال و پر میں آ

خلوتِ تہجد کی خامشی! سہارا بن
نُور بن بصیرت کا' باطنِ نظر میں آ

یادِ حق تعالیٰ! ہر کلفت و اذیّت میں
صبر بن کے تو میرے قلبِ منتشر میں آ

صبحِ فتح کی تمثال روح میں اجالا کر
مژدۂ طرب! شامِ نصرت و ظفر میں آ

کوئی ایک پل ایسا جو امر ہو، مل جائے
اجرِ جاوداں لے کر عمرِ مختصر میں آ

اذنِ رب سے تاثیر و شادمانیِ دوراں
میرے گھر کی رونق بن میرے صحن و دَر میں آ

ربِ آیۂ اقرا کی مدح کا ہے قصد
لفظ و معنیٔ مطلوب! طرزِ منتظَر میں آ

❄

○

آیا ہے میرے دل میں جو ارمان حمد کا
پورا ترے کرم سے ہو دیوان حمد کا

تیرے کرم سے شعر کے پیرائے میں ڈھلے
آواز دے رہا ہے جو امکان حمد کا

خوشبو ہے دھڑکنوں میں ترے اسم پاک کی
دل میں کِھلا ہُوا ہے گلستان حمد کا

تاثیر کے چراغ جلائے کلام میں
قاری کوئی ملے جو خوش الحان حمد کا

تسبیح کے مَیں جملہ مراتب سمجھ سکوں
اللہ! کر عطا مجھے عرفان حمد کا

مصروف ہر گھڑی رہے اورادِ شکر میں
گر مرتبہ سمجھ سکے انسان حمد کا

'الحمد' ابتدا ہے تو 'والناس' اختتام
کیا سرمدی صحیفہ ہے قرآن حمد کا

الفاظ کے قرینے سے چُپ کے سلیقے سے
کرتا ہے وِرد دل بہرِ عنوان حمد کا

تحریر ہر گھڑی کرے اُس کی ثنائے خاص
جو اِذن دے ریاضؔ کو رحمٰن حمد کا

❄

دنیا میں کوئی بھی نہیں تیرے سوا، میرے خدا!
حاجت روا و چارہ گر، مشکل کشا میرے خدا!

تو نے جو بھیجا ہے نبیؐ، نبیوں میں ہے وہ آخری
وہ مفتخر ، وہ منتخب، وہ مصطفیٰؐ، میرے خدا!

دل میں یہی گردان ہوُ یا رب ھو یا رحمن ُہو
''حنان یا منّان '' ہو صبح و مسا، میرے خدا!

کرمک کوئی پتھر میں ہو، ذی روح بحر و بر میں ہو
محتاج ہے تیرا ہی وہ ٔ ہے جس جگہ میرے خدا!

سیّارگاں کے دائرے ٔ یہ کہکشاؤں کے کُرے
تیرے سبب گردش میں ہیں پھیلے خلا میرے خدا!

باتیں تری حکمت بھری، فرمان تیرے روشنی
تُو نفس کے ظلمات میں ہے رہنما' میرے خدا!

پانی کا قطرہ ہو کوئی، مٹی کا ذرّہ ہو کوئی
خود میں مکمل ہے جہاں' حکمت بھرا' میرے خدا

اے چارۂ بے چارگاں! اے دستگیرِ بے کساں!
میری ہر اک تکلیف میں تُو آسرا میرے خدا!

جو خلق کا معتوب ہو' مغضوب ہو' اُس پر بھی تُو
دن رات کرتا ہے کرم' بے انتہا میرے خدا!

عاصی ترا' مجرم ترا' تیرا ریاضؔ پُر خطا
امّید وارِ فضل ہے' میرے خدا میرے خدا!

❄

○

داغ جب تک نہیں عصیاں کا دِلا! دھو ہوتا
روتے ہی جایئے' جتنا بھی ہے اب' رو ہوتا!

وقت مل جاتا تری حمد کو گر خاطر خواہ
لوگ پھر دیکھتے رہ جاتے سبھی' جو ہوتا

کیسے ترتیب میں ڈھلتے چلے جاتے الفاظ
کچھ اشارہ تری جانب سے ثنا کو ہوتا

لبِ ہر قطرہ پہ کیوں ہوتی نہ تیری تمجید!
دلِ ہر ذرّہ نہ کیوں تیرا ثنا گو ہوتا

دل یہ کرتا ہے، زیادہ سے زیادہ جاگیں
رازیابوں سے مدینے میں نہیں سو ہوتا

حیف صد حیف، ہے افسوس، ہزاراں افسوس
کاش کچھ کرتے اگر وقت نہ یوں کھو ہوتا

حرمِ پاک سے رخصت کی گھڑی آئی ریاضؔ
رونی صورت ہی بنا لیں جو نہیں رو ہوتا

❄

O

معصیت اور گناہوں سے بچائے رکھنا
عزّت' احباب کی آنکھوں میں بنائے رکھنا

مجھ خطاکار کی درماندگیِ حشر میں بھی
آبرو رکھنا' مری ساکھ بنائے رکھنا

سفرِ آخرت آساں ہو مرا جن سے' مرے
سر پہ اشجارِ بہشتی کے وہ سائے رکھنا

ساری عزّت ہے اُسی دَر کی زمیں بوسی میں
اُس کی دہلیز پر اپنے کو گرائے رکھنا

ربّ ارحم ہے وہی اُس کے کرم کے بارے
خوش گمانی کے دیئے دل میں جلائے رکھنا

رحمتِ ایزدی اُترے گی ثنا کی صورت
سعیِ تخلیق میں دل اپنا لگائے رکھنا

اُس کے احکام ہیں ہر پہلو سے حرفِ آخر
عبث اِس باب میں اپنی کوئی رائے رکھنا

اُس کی ہستی کے حضور اپنا عقیدت سے ریاضؔ
سر جھکائے ہوئے، ہاتھوں کو اٹھائے رکھنا!

❄

میری یا رب! محافظت فرما
خلد اسلوب آخرت فرما

چاہئے حمد میں گداز اگر
اہلِ حُب سے مصاحبت فرما

کر ہَوا سے صلاح اے دل! تو
پانیوں سے مشاورت فرما

کوئی آتا نہیں مدد کو اگر
خاک سے کہۂ معاونت فرما

ربّ ارحم سے التجا ہے، __ معاف
میری ہر ایک معصیت فرما

کر کرم اپنا، پہلے سے مضبوط
دوستوں میں یگانگت فرما

یہ سب آپس میں لڑتے رہتے ہیں
رہبروں میں مصالحت فرما

لفظ و معنی میں بڑھ گئی ہے خلیج
اِن میں پیدا مطابقت فرما

اسی لَے میں حضورؐ کے صدقے
حمد اک اور مرحمت فرما

نادم آیا ہے تیرے دَر پہ ریاضؔ
تُو قبول اِس کی معذرت فرما

❄

O

میرے اللہ مغفرت فرما
اور ــــــ محمدؐ کی معرفت فرما

خیر آمادہ ہو یہ خیر گریز
ایسی تقلیبِ ذہنیت فرما

میری بخشش کا اک ذریعہ بنے
لفظ میں ایسی خاصیت فرما

جی نہ پاؤں مَیں بندگی کے بغیر
طبع کی ایسی کیفیت فرما

ایک لمحہ نہ گزرے خیر بغیر
عمر کی خیر میں کھپت فرما

بِن ترے ذکر کے نہ پائے سکون
دل کو وہ طَور مرحمت فرما

میرے اللہ جیسی بھی ہے__ قبول
میری طرزِ عبودیت فرما

نہیں رکھتے گو اِس کا استحقاق
نیک انجام عاقبت فرما

ہوں گنہ گار، کر کرم مجھ کو
بخشش دے، میری مغفرت فرما

رحمتِ رب! ریاضِ عاصی کے
تخت دل پر ہو تمکنت فرما

❄

O

اخلاص اثر یہ بادہ فرما
فن خیر پر ایستادہ فرما

اے سب پہ بہت رحیم! مجھ پر
رحمت کی نظر زیادہ فرما

مجھ کم دل و کم نگاہ کی قبر
تا حدِّ نظر کشادہ فرما

ہر منزلِ خواہش و طلب میں
تقویٰ کو مرا لبادہ فرما

ہم ذہن کر میری ہر جبلّت
دل کو مرا ہم ارادہ فرما

زنجیر کر اپنی بندگی میں
طاعت کو مرا قلادہ فرما

جو پاک تھا شور و شر سے، میری
قسمت وہی عہدِ سادہ فرما

جو ذات سے اُس کی محترم تھے
اُن موسموں کا اعادہ فرما

کر نقش ریاضؔ دل میں وہ دَور
اُس وقت سے استفادہ فرما

❄

بے نشاں کو ثنا نشان کیا
تُو نے کیا کیا نہ مہربان! کیا

دل میں جو کچھ تھا' اے رحیم و کریم!
حمد کی راہ سے بیان کیا!

ربِّ معنیٰ! ترا کرم تُو نے
لفظ کو حُب کا ترجمان کیا

کیا میرا سکوت' عرض انداز
میری چُپ کو مری زبان کیا!

دکھ کو دی سکھ کی شکل میرے لئے
دھوپ کو میرا سائبان کیا!

حمد اور نعت کے وسیلے سے
مہرباں مجھ پہ کُل جہان کیا

مجھ کو اپنے کرم کے بارے میں
پُر امید اور خوش گمان کیا

رحمِ مادر سے بابِ جنّت تک
مجھ کو پل بھر نہ بے امان کیا

پاس پایا ریاضؔ نے تجھ کو
تیری رحمت پہ جب بھی دھیان کیا

❄

O

ہوں اوجِ بخت کہکشاں دَر کہکشاں نصیب
یہ پافتادہ قوم ہو ہفت آسماں نصیب

بے کار مشغلوں میں نہ سانسوں کا زَر گنوا
کر آخرت کی فکر کوئی اے زیاں نصیب!

پیدا وہ مُردہ مٹی سے کرتا ہے زندگی
رکھ اُس کی رحمتوں پہ یقیں، اے گماں نصیب!

اِس آئینے کا دل میں اُتار ایک ایک عکس
پھر خلد رُو حرم کے یہ منظر کہاں نصیب!

مول اِس کا کیا__ "حدائقِ بخشش" کی سیر سے
مدحت کی شکل میں جو ہُوا ارمغاں نصیب!

دَر بے شمار کھل گئے اظہار حمد کے
لکنت نصیب شوق ہُوا ہے بیاں نصیب

صالح قیادتیں ملیں، امّت کو یا خدا!
رہبر اِسے ملے کوئی سدرہ نشاں نصیب!

اک نظم مَیں در آئے، یہ اک ضبط میں ڈھلے
جو منتشر ہجوم ہے، ہو کارواں نصیب

❄

ہے مدینے کی رہگزر کی طلب
تیرے محبوب کے ہے گھر کی طلب

میری درماندگی کو حشر میں ہے
اُنؐ کی رحمت بھری نظر کی طلب

بھول جاؤں نہ حرصِ دنیا میں
رگِ جاں سے قریب تر کی طلب

ایک مدحت کروں مکمل جب
رہے پھر مدحتِ دگر کی طلب

شانِ شایاں جو تری حمد کے ہوں
ہے اُن الفاظِ معتبر کی طلب

جہاں مقبول حمدگو ہوں مقیم
خلد میں ہے اک ایسے گھر کی طلب

رائیگاں سعیِ فن نہ جائے__رہے
صدفِ لفظ کو گہر کی طلب

نہ ڈرائے سیاہ قبر کی رات
رہے فردوس کی سحر کی طلب

خواہش اخلاص کی ہے لکھنے میں
اور کہے میں، ریاضؔ اثر کی طلب!

❄

ہر کسی عافیت طلب کی جیبھ
کرے تسبیح اپنے رب کی جیبھ

تیری مدحت میں سدا مشغول
مدح گویان با ادب کی جیبھ

اُس کی تمجید میں رہے ہر ایک
حمد نسبت‘ ثنا لقب کی جیبھ

کرے ہر آن اُس کے اسم کا ورد
واصف ایسے ہو اپنے رب کی جیبھ

جیبھ والوں کو بھی نہیں معلوم
آشنا تجھ سے ہے یہ کب کی جیبھ!

کیا بیاں اُس کی قدرتوں کا کرے
گنگ اِس باب میں ہے سب کی جیبھ

اے خدا ہے تری ہی مدحت خواں
تیری محرم ہوئی ہے جب کی جیبھ

بولنا آیا اُس کے بارے جب
با ادب ہو گئی ہے تب کی جیبھ

ملتزم سے لگی ہے جب سے ریاض
ہو گئی ذاکر اور ڈھب کی جیبھ

❄

O

کچھ ایسا کر کریم! مِرے سات__اپنے آپ
ہو جائیں راست رَو مری عادات‘ اپنے آپ!

ہر چیز اپنی سیدھی ڈگر پر ہو گامزن
ہو جائیں راست کار یہ دن رات اپنے آپ

دے **یغفر الذنوب جمیعا** کا صدقہ__صاف
فردِ عمل کے ہوں مرے صفحات‘ اپنے آپ

ہو دُور جو کجی ہے جبلّت میں اے رحیم!
ہوں پاک میرے جسم کے خلیات اپنے آپ

ہو غیب سے اشارہ کوئی معجزے کی شکل
ہوں دُور ذہن و دل کے تضادات اپنے آپ

ہٹ کر اُس ارض پاک سے آئے نہ کوئی سوچ
ہوں رُو بہ طیبہ میرے خیالات اپنے آپ

فیضانؑ روح پر ترے الطاف کا رہے
سب راست مستقیم ہوں جذبات اپنے آپ

اظہار کو نصیب ہو لہجہ دعاؤں کا
لفظوں میں ڈھلتی جائے مناجات اپنے آپ

تیرے کرم سے فردِ عمل میں ریاضؔ کی
ہو اجرِ کارِ خیر کی بہتات اپنے آپ!

❄

O

گر قبلہ رُو، قرینۂ افعال ہو درست
نخلِ معاملات کی ہر ڈال ہو درست

ترے کرم سے خیرسلیقہ ہو زندگی
گفتار ٹھیک، صورتِ احوال ہو درست

شائستگی نصیب ہوں خواہش کے زیر و بم
سازینۂ حیات کا سُرتال ہو درست

پیچھے لگے نہ نفسِ خطاکار کے یہ دل
مولا! چلوں جو چال مَیں، وہ چال ہو درست

گزرا جو وقت، اُس میں ہوئی جو خطا__معاف
آتا ہُوا نظامِ مہ و سال ہو درست

محشر میں پیشِ خلق نہ رسوائی ہو مری
انجام عمر! اے مرے لجپال ہو درست!

لاریب' ہمہ نفع ہے یہ کاروبارِ عمر
سچ ہو طلب' گرہ میں اگر مال ہو درست!

حیرت ہے ایک اوّل و آخر محیطِ لب
تفصیل کارگر ہو نہ اجمال ہو درست

تیرے کرم کے ذکر میں نادم علامتیں
ہو استعارہ ٹھیک نہ تمثال ہو درست

ہو خیریاب زندگی تب ہی' اگر ریاضؔ
نیّت درست ہو رہِ اعمال ہو درست

❄

O

ہم دست رہیں زیست کے اسباب سلامت
مولا! رہیں دائم مرے اعصاب سلامت

اوجھل نہ نگاہوں سے رہے منزلِ مقصود
فردوس کے، آنکھوں میں رہیں خواب سلامت

کوشاں رہوں افزودگیِ اصلِ ثنا میں
دل میں رہے یہ سعیِ تنک تاب، سلامت

روشن حرم شہہؐ کے رہیں گنبد و مینار
دل میں رہیں وہ منبر و محراب سلامت

دھندلائیں نہ میرے سخن، آشوبِ زماں سے
لفظوں کی رہے میرے سدا آب، سلامت

معنی نہ دیئے جائیں انہیں اور طرح کے
الفاظ سلامت رہیں' اعراب سلامت

آنکھوں میں رہیں شیفتگیِ آلؑ کے اَنوار
جاں میں رہے دل خواہیِ اصحابؓ سلامت

بنیاد میں اِس کی مرے پرکھوں کا لہو ہے
مولا! رہے یہ قریۂ شاداب' سلامت

تشویشِ 'کرونا' میں ریاضؔ ایک دعا ہے
سب اہل وعیال اور سب احباب سلامت!

❄

○

سینے میں رہی تخلیۂ شب کی مناجات
لفظوں میں نہ ڈھل پائی تہہِ لب کی مناجات

ظاہر ہو وہ کس روز ہنر میں' کسے معلوم!
روکے ہوئے بیٹھے ہیں جو ہم کب کی مناجات؟

اشکوں کی زباں سے ہے ادا ہونے کو بیتاب
سینے میں ہے اک اور کسی ڈھب کی مناجات

یہ بات بھی ہم اہلِ جہاں کو نہیں معلوم
کب پیش کریں' کون سے مطلب کی مناجات؟

ہر آدمی دنیا کا ہم احساس لگے ہے
کچھ اور ہی انداز کی ہے اب کی مناجات

سرگوشیوں میں ہوتی ہے__ آواز سے عاری
ہوتی ہے مہذّب سی، مودّب کی مناجات

آنسو ہی سب اَحوال بتا دیتے ہیں اُس کے
لفظوں میں نہیں ہوتی مقرّب کی مناجات

جب طرزِ ادا سے نہ تھا واقف یہ سخن زاد
یاد آئی ہے اک آج مجھے، جب کی مناجات

دنیا کی طرح کی ہے ریاضؔ آس مری بھی
میری بھی وہی ہے کہ جو ہے سب کی مناجات

❄

○

ہمہ اطراف، ہمہ زاویہ، رحمت رحمت
تیرے الطاف کی امّید ہے ساعت ساعت

مجھ تن آساں کی ثمر وَر ہو، کروں جو کوشش
صحّت و عمر میں، اعمال میں، برکت برکت

نُورِ اذکار ترا چاہیے لمحہ لمحہ
ہو ترے ذکر سے روشن مری صحبت صحبت

بچّوں اور بوڑھوں کے چہرے ہوں بشاشت ساماں
ہرسو بازاروں میں گلیوں میں ہو بہجت بہجت

ہوں بہار آشنا، اوراقِ خزانی شکلیں
چہرہ چہرہ ہو سکوں، چین ہو صورت صورت

خلد اسلوب ہوں سب زندگی کی ترجیحات
راست انداز سب اعمال ہوں جنّت جنّت

ہوں کسی واضح قرینے سے یہ اظہار پذیر
دل میں جو ٹھہرے ہوئے عکس ہیں حیرت حیرت

تیرے محبوب کا پیغام ہمہ حق__ جس پر
مہرِ تصدیق ہے قران کی آیت آیت

غیب سے کوئی کرامت کہ پگھل جائے یہ برف
یہ جو تا حدّ نظر پھیلی ہے غفلت غفلت

کرمِ خاص کہ امّت نکل آئے اِس سے
ہے زوال آشنا ذہنوں میں جو وحشت وحشت

پلٹ آ‘ ذات کے خاموش خلاؤں کی طرف
کر دِلا! فتنے کے ماحول سے ہجرت ہجرت

میرے اللہ! عطا وقت ہو توبہ کے لئے
خیر کے واسطے درکار ہے مہلت __ مہلت

انتشار آشنا اغراض کے حلقے سے نکل
ہے علاج ایک ہی اِس حرص کا، خلوت خلوت

گنگ جذبوں پہ کرم امّیؐ لقب کے صدقے!
عرضِ اظہار میں دَر پیش ہے لکنت لکنت

سو دعاؤں کی یہی ایک دعا مانگ ریاضؔ
''خاتمہ خیر پہ ہو اَنت ہو جنت! جنت''

❄

○

حج کے ایّام کا ہے گھاؤ بہت
ہے کسی یاد کا دباؤ بہت

آنکھ تو خشک ہے مگر دل میں
آج اشکوں کا ہے بہاؤ بہت

یاد آئے حطیم کے منظر
کہیں اندر ہُوا کٹاؤ بہت

یاد آئیں منیٰ کی راتیں___بڑھا
اورؔ احساس میں تناؤ بہت

حیف صد حیف تیرے شہر ، مرا
غفلت آمیز تھا پڑاؤ بہت

نعت گویانِ رفتہ کا__ گل سے
تیز ہے یاد کا الاؤ بہت

وہی پَل ارجمند تھا جس پَل
تھا حرم کی طرف جھکاؤ بہت

مالکا! کر کرمؑ سدا تجھ سے
میری جاں کا رہے لگاؤ بہت

وہاں کرنا ریاضؔ کو بھی یاد
طیبہ کو جا رہی ہواؤ! بہت

❄

○

غیر ممکن ہے عطا میں یہاں تاخیر کی بات
مختلف دہر سے دہلیزِ زماں گیر کی بات

بھاری دیواں سے، جو مقبول ہو اِک مصرع بھی
نہیں تعداد کی، یہ ساری ہے تاثیر کی بات!

کیسا دَر جود و سخا کا ہے کہ دریوزہ گرو!
خواب سے پہلے یہاں ہوتی ہے تعبیر کی بات

اِن گلی کوچوں کی خاک آئینہ ہے جنت کا
یہاں کرتی ہے ہَوا خلد کی تصویر کی بات

اُن ﷺ کی باتوں میں ہیں اَسرار جہاں بانی کے
اُن ﷺ کی سیرت میں ہے اقوام کی تعمیر کی بات

ایک مقبول سلامؔ ایک سرافراز درود!
خوبیِ بخت کیؔ زیبائیِ تقدیر کی بات!

سرسری جان نہ اِس ذوقِ ثناکاری کو
ہے یہ تعظیم کیؔ تکریم کیؔ توقیر کی بات!

نہیں الفاظ سے انوار کا ممکن اظہار
خاک سے کیا ہو بیاں سرمدی تنویر کی بات

اُن کی نسبت ہے ریاضؔ آئینہ نسل اندر نسل
از ازل تا بہ ابدؔ نُور کی زنجیر کی بات!

❄

○

روّیے خیر کے جس روز سے ہوئے چوپٹ
ہُوا ہے زیست کا سارا نظام ہی تلپٹ

بُنَت ہے طبع میں، غفلت کے تانے بانے کی
بساطِ زیست سے جاتی نہیں تبھی سلوٹ

خیال و خواب میں حرص و ہوائے دنیا ہے
عجیب پالے ہوئے ہیں وجود میں جھنجھٹ

ہے صفحے صفحے پہ جرم و خطا کا گرد و غبار
گئی ہے ریگِ گنہ سے کتاب، عمر کی اَٹ

بس ایک ذات اُسی کی بندھاتی ہے ڈھارس
ہجومِ بے کسی سے جب گئی ہو روح اُچٹ

گماں پرستی کا انجام یہ ہی ہونا تھا
کہا تھا تجھ سے یہ کس نے کہ واہموں سے لپٹ!

جو بے توجہی اُس ذات سے ہے، ٹھیک نہیں
ابھی بھی وقت ہے ترتیب، روزِ شب کی الٹ

فلاح و خیر کی جانب بلا رہی ہے تجھے
سنائی دیتی ہے جو دُور سے کوئی آہٹ

ریاضؔ ہو متوّجہ! اماں میں اُس کی آ
صدائیں دیتی ہے اُس بے نیاز کی چوکھٹ

❄

○

ذکرِ توحید ضروری ہے بہت
حق کی تائید ضروری ہے بہت

ہو کسی شکل میں باطل، اُس پر
مہرِ تردید ضروری ہے بہت

کذب کا چاہئے فوری ابطال
سچ کی تقلید ضروری ہے بہت

چاہیئے اپنا محاسب ہونا
خود یہ تنقید ضروری ہے بہت

زیست کے رختِ سفر میں کوئی
خوابِ امیّد ضروری ہے بہت

اختتام اُس کی ثنا کا جو ہو
سعیِ تمہید ضروری ہے بہت

بے لگامی نہیں دل کی اچھی
کوئی تحدید ضروری ہے بہت

وہ ہے ربؔ تازہ ہر اک سانس کے ساتھ
اس کی تاکید ضروری ہے بہت

نہیں ہونٹوں کی گواہی کافی
دل کی تائید ضروری ہے بہت

حق کی تصدیق سے، غیرِ حق کی
پہلے تردید ضروری ہے بہت

❄

○

کعبے کے صحنِ محترم میں بیٹھ
بیٹھ___ماحولِ ذی حشم میں بیٹھ

بابِ کعبہ کی سمت ہو یکسو
وقت جتنا ملے حرم میں بیٹھ

کچھ پڑاؤ طریقِ ہجرہ میں
اُس کی رہ کے قدم قدم میں بیٹھ

لنگر انداز ہو ہوائے ثنا!
لب و لہجہ کے زیر و بم میں بیٹھ

ابر 'لا تقنطوا' کے سائے میں
خوش گماں رہ، بھلے بھرم میں بیٹھ

آسمانِ ثنا میں کر پرواز
یوں نہ دنیا کے رنج و غم میں بیٹھ

زرِ مدحت! ریاضؔ عاجز کے
خطِ کلکِ ثنا رقم میں بیٹھ

❄

○

عفو و بخشش کے اے عظیم سراج!
بحر و بر تیرے نُور کے محتاج

لوحِ محفوظ اِس پہ شاہد ہے
تجھ سا کوئی نہیں ہے رحم مزاج

ہم خطا کار، بدنہادوں سے
زندگی کی بساط ہے تاراج

خود کیا نقشۂ ظہور تباہ
کیا ہو؟ اب اِس غلط روش کا علاج

ہم سیہ طبع عاصیوں کے لئے
تیری رحمت ہے صورتِ امواج

ہو کرم ہم نشیب خواہوں پر
صدقۂ اوجِ صاحبِ معراج!

ہم گنہ خو ہوس پرستوں کی
ہے فقط تیرے ہاتھ یا رب! لاج

پیشِ اقوامِ دہر خوار و زبوں
کب ہم اِس طرح تھے، ہیں جیسے آج

ملتمس تجھ سے ہے ریاضؔ، اُس کی
زندگی کا درست ہو منہاج!

❄

○

حشر میں نامۂ سیاہ کا بوجھ
کوہ محسوس ہو گا کاہ کا بوجھ

آگ کے کپڑے ــــ رحم! ہو گا وہ کیا
آتشیں جبّہ و کلاہ کا بوجھ

درگزر، عفو، مغفرت، یا رب!
کس سے اٹھ پائے گا گناہ کا بوجھ

دیکھ ــــ میزانِ حشر کی رُو سے
سخت ہے اک غلط نگاہ کا بوجھ

بندگی ہو مجھے حلاوت بخش
ہو نہ محسوس اِس نباہ کا بوجھ

لفظ توحید تجھ سے ہے مخصوص
شرک اک حرفِ اشتباہ کا بوجھ

صاف کر دیجو، میری فردِ عمل___
میں ہے عصیانِ بے پناہ کا بوجھ

بے نیازانہ جی زمانے میں
سخت ہے قلبِ حرص خواہ کا بوجھ

غلَطی کی ریاضؔ ہم نے جو
ساتھ لے آئے گھر میں راہ کا بوجھ

❄

○

اتنی تو دل کوٗ اے خدا! ہو سمجھ
تری قدرت سے آشنا ہو سمجھ

کیا سمجھ آئے تیری، آدم کو
اگر اِس سے بھی کچھ سِوا ہو سمجھ

ہر صفت میں وہ کامل و اکمل
مانگو اُس دَر سے جتنی چاہو سمجھ

رہے پل بھر نہ اُس کے ذکر بغیر
تجھ کو گر اے حُب آشنا! ہو سمجھ

تُو ہی الہام کر ریاضؔ کو حق
خاک کو نورِ جاں کی کیا ہو سمجھ!

❄

تیرا ہر پارۂ مبیں ہے سچ
تیرا پیغام بالیقیں ہے سچ

جیسے قرآں کی آیت ہے
اِس سے بڑھ کر کہیں نہیں ہے سچ

ہُوا آغاز جس کا اقــرا سے
دہر میں ایسا اور کہیں ہے سچ!

لائے جبریل وحی جو لاریب
صدق ہے، راست ہے، امیں ہے، سچ

نام جس کا محمدؐ عربی
خاتمِ کُــن کا وہ نگیں ہے سچ

زہے شیخین کی قرابتِ قبر
جس قدر اُسؐ کے، جو قریں ہے، سچ

دائم آرام اور سکینت بخش
جاوداں ، عافیت نشیں ، ہے سچ

کذب ہے ہر حوالہ تیرے بغیر
تُو ہے جس متن میں وہیں ہے سچ

کبھی عکس اُس کا جلوہ گر ہو ریاضؔ
رازِ ہستی میں جو مکیں ہے سچ

❄

O

تری طاعت کی دنیا میں رہوں کچھ
مرے اللہ! مَیں بھی کر سکوں کچھ

گزاری اب تک آزادہ رَوی میں
مَیں تیری بندگی میں بھی جیوں کچھ

اطاعت کی فضائے خیر زا میں
کِھلوں، آگے بڑھوں، پھولوں پھلوں، کچھ

بنے جو وِرد خَلقت کی زباں کا
سخن دو چار ایسے بھی لکھوں کچھ

اطاعت خُو، بھلے لوگوں کی صورت
فضائے بندگی میں گم رہوں کچھ

عمل نامے میں رنگ آ جائیں یا رب!
بہشت انداز کچھ____فردوس گوں کچھ

جسے آقاؐ پذیرائیں______الٰہی
دُرود اِس عجز و رقّت سے پڑھوں کچھ

کروں تسبیح تیری__خلوتوں میں
مَیں ہٹ کر جلوتوں سے اب رہوں کچھ

ریاضؔ اچھا لگے رحمٰن کو جو
مَیں کاش ایسا عمل بھی کر سکوں کچھ

❄

حرص سے، مکر سے، ریا سے بچ
خوف کھا! شر کی انتہا سے بچ

عاجزی اختیار کر، چپ رہ
جس قدر ہو سکے ریا سے بچ

کسی معصوم کا دکھا نہ تُو دل
دل شکستوں کی بددعا سے بچ

کریں گے تجھ پہ بار بار وہ وار
نفس و شیطان کے دغا سے بچ

ایک ہے ایک ہے ریاضؔ وہ ایک
غیر کو چھوڑ، ماسوا سے بچ

❄

○

کریں تیرے ہی نام کی تسبیح
آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و مسیحؑ

منزلِ حمد کس نے سر کی ہے
گنگ اِس رہ میں دہر بھر کے فصیح

جو زمیں میں، جو آسماں میں ہے شے
کرتی ہے تیرے نام کی تسبیح

سب زبانوں میں جتنے لفظ ہیں وہ
کیا کریں تیری ذات کی تشریح

صِرف حیرت ہے، شش جہت حیرت
تابِ توضیح، نے دمِ تصریح

دمبدم تیری کلکِ رحمت سے
میری فردِ عمل کی ہو تصحیح

تیرا سارا نظامِ موجودات
کتنا بے نقص، اجلا اور صحیح

❄

جس کسی نے بھی کی، کسی کی مدح
اصل میں ہے وہ سب تری ہی مدح

ہو کرم مجھ خطا شعار پہ بھی
ہو قبول اے خدا! مری بھی مدح

سرسراہٹ‘ ہواؤں کی تسبیح
اور ہے خاک کی خموشی‘ مدح

فرش سے عرش تک کُروں نے تری
اپنے اپنے طریق سے کی مدح

تو حمید آپ اپنی ذات میں ہے
منفرد ہر کسی سے تیری مدح

صبحِ کاذب میں کیسے شبنم نے
پھول کی پتیوں پہ لکھّی مدح

کوہساروں کا راز یاب سکوت
تیرے جبروت و فر کی ٹھہری مدح

لفظ کا ظرف کب کرے اُس کی
پھیلے گہرے سمندروں سی مدح

کس نے کی؟ کون کر سکے گا ریاضؔ
جیسے رب کی حضورؐ نے کی، مدح

❄

سدا سکینت اثر ہو درُود کی تسبیح
خضر کی عمر ہو اور چوبِ عود کی تسبیح

بعید کیا تیری رحمت سے، تُو جو دے توفیق
ہو ہر نماز کے ساتھ اک درُود کی تسبیح

زباں کا وِرد ہو 'سبحان ربی الاعلی'
ہو چلتے پھرتے زباں پر سجود کی تسبیح

ہوں اُس کے ساتھ ہم آہنگ دھڑکنیں دل کی
رکوع کی ہو یا وہ ہو قعود کی تسبیح

ہو دل کی، نبض کی، سانسوں کی، خوں کی گردش کی
'اَحد اَحد' ہو تمامی وجود کی تسبیح

ہو پورا ذکر پرویا خلوصِ نیّت میں
نہ ہو تصنع نہ نام و نمود کی تسبیح

ہو مردہ دل مرا، بیدار اور زندہ ___ کوئی
غروبِ غفلت و ردِّ جمود کی تسبیح!

گرا رہا ہے شب و روز دانہ دانہ وہ
ہے دستِ وقت میں جو ہست و بود کی تسبیح

ستارے، کاہکشائیں ہیں جس کے دانے ریاضؔ
ہے ہست' روشنی کے تار و پود کی تسبیح

❄

○

مرے اذکار کا، اعمال کا، گفتار کا رُخ
تیری جانب رہے یا رب! مرے اظہار کا رُخ

رہا ہے تیرے غلاموں ہی کی دہلیز کی سمت
ہر تکبّر زدہ کے طرّۂ دستار کی رُخ

سعیِ فن ہو مری سب تیری ستائش ہی میں صَرف
ہو تری حمد کی جانب مرے اشعار کا رُخ

حشر کے دن رہے مجھ ایسے خطا کار کی سمت
اذن سے تیرے مرے شافعؐ کا' سرکارؐ کا رخ

ہو اُجالا مری سوچوں کا حوالہ تیرا
اِسی نسبت سے ہو روشن مرے اظہار کا رخ

ہیں کُرے جتنے، توجہ سے تری قائم ہیں
تیری ہی سمت کو دائم ہے سب اَدوار کا رُخ

رہے تا عمر فقط تیری رضا کی جانب
میرے احوال کا ، عادات کا، اطوار کا رُخ

کیوں نہ وہ قافلہ فرخندہ مقّدر ہو کہ جب
جانب اک ایک کے ہو قافلہ سالارؐ کا رُخ

اپنے ہر امّتی کی سمت ہو محشر میں ریاضؔ
شافعؐ حشر کا چہرہ، شہِؐ ابرار کا رُخ

❄

تا عمر رہے گی روح خورسند
کر دل میں حرم کو آئینہ بند

بس اُس کی رضا کو جان مقصد
رکھ آپ کو اُس کا آرزو مند

گر حمد کی معرفت سے آئے
تاثیر ہو نعتِ شہہؐ کی دہ چند

چمکا نظر آخرت کی لَو سے
دنیا کا نہ بھول کر ہو فرزند

توحید______حقیقت الحقائق
مضبوط رکھ اِس سے جاں کا پیوند

رُخ جس کا اللہ کی طرف ہے
رکھ آپ کو اُس روش کا پابند

رہ مستعد اُس کی بندگی میں
ہر شے سے ہے قیمتی یہ اک پند

اک لفظ 'بلیٰ' کا تھا بظاہر
میثاق تھا وہ ازل کی سوگند

❄

○

ردیف و قافیہ سے مَیں نے کی ہے حمد کشید
خوشا! یہ صدقۂ اُمّیؐ لقبؐ ریاض مجید

وہ خوش ہے تجھ سے تو ہے وَاشگاف تجھ پہ جہاں
رضا ہے اُس کی ہر اک گنجِ معرفت کی کلید

گواہ دھڑکنیں دل کی، ترے کرم کی ہیں
ہر ایک سانس کرے ترے لطف کی تجدید

بیان کیا کریں؟ وَا حسرتا! ہزار افسوس
جو عمر ضائع گئی اُس پہ اب قلق ہے شدید

کرے گا پاس تُو کچھ میری خوش گمانی کا
کہ تیری رحمتِ بے حد سے مَیں نہیں نومید

تُو مجھ کو حشر کے دن بخش دے بغیرِ حساب
مرے کریم! یہ تیرے کرم سے کیا ہے بعید!

ہو میرا بخت‘ شفاعت رسولِ رحمت کی
یہ میری اوّلیں خواہش‘ یہ آخری امید!

خوشا نصیب ہو جنت میں داخلے کا دن
ہزاروں عیدوں سے اُس روز بڑھ کے ہو گی عید

بھلی ہے اِن دنوں حُبّ پروروں کے حلقے میں
معاملاتِ ثنا پر ریاضؔ گفت و شنید

❄

○

بنا ہے دامنِ ہر حرف، کہکشانِ حمد
زمینِ لفظ پہ اُترا ہے آسمانِ حمد

تمام خلق نے مل کر جو آج تک کی ہے
ہے ناتمام سی اک سعی، درگمانِ حمد

ہیں خاک بستہ مرے لفظ، گنگ اور حیران
سفر میں نُور کی رفتار سے ہے شانِ حمد

جھکائے رکھیئے گا خواب میں بھی، شکر میں سر
ہمہ میسّر و امکاں ہے آستانِ حمد

ندامتوں کے اسیرِ خیال! تُو ہی بتا
سوائے عجز بیاں کیا ہو ارمغانِ حمد؟

خجالتوں سے بھری زندگی! اشارہ کر
دبیز چُپ کے علاوہ ہو کیا زبان حمد؟

شہادت اُس کی ربوبیت اور عظمت کی
ہر ایک ذرّۂ تخلیق ہے نشانِ حمد

ہزار عمرِ خضر بھی ادائے شکر کو کم
کسی بھی طور مکمل نہ ہو بیانِ حمد

زمیں سے آگے نہ پہنچیں لُغات ہائے بشر
کوئی بھی دیکھ نہیں پایا لامکانِ حمد

ازل سے محو ہیں تسبیح میں سبھی اُس کی
اک ایک ذرّۂ خاکی ہے اک جہانِ حمد

درُود اُس پہ ہمہ شکر ذات ہے جس کی
تھی جس نبیؐ کی خموشی بھی ترجمانِ حمد

وہ جس سے بڑھ کے کسی نے نہ رب کی تعریف
تھا جس رسول کا ایک ایک سانس جانِ حمد

نظر سے دُور اندھیرے جمے خلاؤں میں
کُروں میں کاہکشاؤں میں سُن اذانِ حمد

شمار و حدّ و قیاس و گمان سے باہر
مدام پھیلتا بڑھتا ہُوا بیانِ حمد

ریاض سوچ یہ غربالِ لفظ کے اندر
سمٹ سکے گا کبھی بحرِ بیکرانِ حمد؟

اِسی ردیف و قوافی سے بحرِ دیگر میں
ریاضؔ اور بھی ہو جائے کچھ بیانِ حمد

❄

O

تاحدّ عقل پھیلا ہُوا ہے زمانِ حمد
ہر اک مکاں کے بعد ہے اک لامکانِ حمد

ہر آن ہو رہا ہے کچھ ایسے بیانِ حمد
ہر چیز کائنات کی ہے اک جہانِ حمد

یوں نعت کے جلو میں چلے کاروانِ حمد
ہو نعت کے سفینے پہ جب بادبانِ حمد

مولا کرم ہو، گری محشر میں جا ملے
زیرِ لوائے حمدؐ تہہِ سائبانِ حمد

تسبیح کے تسلسلِ خاموش سے بھری
بے صَوت گونجتی ہے خلا میں اذانِ حمد

دیوان ___ حمد زار ہے میرا مثالِ خلد
اترا ہے ہر زمین پہ اک آسمانِ حمد

خوش طالعی پہ کیوں نہ کرے ناز حمد گو
اللہ کا رسول ہو جب قدردانِ حمد

جو شے ہے آسماں میں، جو شے ہے زمین میں
تسبیح خواں ہے وہ تری اے مہربانِ حمد!

ہیں آپؐ کا تلازمہ ہر شعر میں ریاضؔ
آئے خیالِ نعت نہ کیوں درمیانِ حمد

❄

ہو حمدرخ___ یہ ہمیشہ، مرے قلم کی سیدھ
دل و نظر رہیں دائم مرے، حرم کی سیدھ

ہجوم خواہشوں کے ، قافلے گمانوں کے
رواں سدا سے ہیں اُس شہرِ محترم کی سیدھ

ہو استوار اِسی رخ پہ میرے قلب و نظر
رواں دواں رہیں گہوارۂ نعم کی سیدھ

وہ جس کے نقش سے یہ خاکداں مشرّف ہے
خموش چلتا چلا جا تو اُس قدم کی سیدھ

رکھ اُس کے خوف میں، گریہ شعار آنکھوں کو
ہے بابِ مغفرت آقاؐ کا، چشمِ نم کی سیدھ

ہیں تیز گام سبھی نیک کار و عصیاں کار
ہجوم حشر میں سرکارؐ کے علم کی سیدھ

جبلتیں رہیں تابع، نبیؐ کے اسوہ کی
ہر اک عمل ہو ہمارا شہ ٔ امم کی سیدھ

ازل کے دن سے مری راست مستقیم ہے روح
دیارِ مہر کی اور قریۂ کرم کی سیدھ

مشام و باصرہ و سامعہ و لامسہ سب
ریاضِ کے رہیں قرآنِؐ ذی حشم کی سیدھ

❄

○

کوئی آواز دیتا ہے کہ آ ڈھونڈ
وظیفہ جو ترا کھویا گیا' ڈھونڈ

حرم رُو رکھّے جو تیرے ارادے
وہ رہبر ڈھونڈ اور وہ نقشِ پا ڈھونڈ

جہاں راضی ہو تجھ سے' کر نہ یہ فکر
فقط اُس خالقِ کُل کی رضا ڈھونڈ!

بہشت انجام رکھ سعیِ ہنر کو
اَحد کی حمد، احمدؐ کی ثنا ڈھونڈ

تہی شرم و حیا سے ہے یہ دنیا
نگہ میں شرم، سوچوں میں حیا ڈھونڈ

دھندلکے حرص کے ہیں چاروں جانب
نکلنے کا یہاں سے راستہ ڈھونڈ

وہ ماحولِ شفا ہے روح کو راس
مدینہ شہر کی آب و ہوا ڈھونڈ

طلب کر، جو تری سچّی طلب ہے
جو تجھ کو چاہئے ہے وہ دِلا! ڈھونڈ

ریاضؔ کم ہنر فردوس جُو ہے
جو جائے اس طرف وہ راستہ ڈھونڈ

❄

○

جو مری فردِ عمل میں ہیں نرالے کاغذ
وہ تری حمد کے ہیں' روشنی والے کاغذ

خواب دیکھے ہیں عجب آنکھوں نے بیداری میں
روشنی کے بھنور اور نُور کے تھالے کاغذ

کئے جن پر ترے محبوب کے اوصاف رقم
آج کرتے ہیں وہ دنیا کے حوالے کاغذ

جب بھی مجموعے کی تدوین کی ساعت آئی
ایک اک کر کے بیاضوں سے نکالے کاغذ

جو بھی ساتھ اِن کے ہو' اب کیسی شکایت میری؟
مَیں نے کب تھے کسی محنت سے سنبھالے کاغذ!

اِن میں اک حسرتِ گریہ کی بھی ہے آنچ گندھی
یہ تری حمد کے ہیں‘ روشنی والے کاغذ

تُو سنبھال اِن کو کہ کر صرصرِ دنیا کے سپرد
وقت اے وقت! ہیں یہ تیرے حوالے کاغذ

دُور اُسی سے رہے‘ جو سب سے حقیقت تھی بڑی
عمر بھر ہم یونہی کرتے رہے کالے کاغذ

جن میں ذکر آپؐ کی رحمت کا ہُوا ہے‘ وہ ریاضؔ
بانٹتے رہتے ہیں ذہنوں میں اجالے کاغذ

❄

ایسا نہیں معاف کیا تین چار بار
اُس نے ہمیں معاف کیا بے شمار بار!

ہم بار بار بار گنہ کر رہے ہیں اور
کرتا ہے وہ معاف ہمیں بار بار بار

محض اپنے لطفِ خاص سے رحمٰن نے مری
فردِ عمل کو صاف کیا سو ہزار بار

آرام کی طلب ہے تو رہ خواہشوں سے دُور
گردن یہ تیری ڈالے گا تن کا غبار بار

خود کو سمیٹ پاؤں تو شائد ملے سکوں
ہے مجھ پہ میری ذات کا ہی انتشار بار

جتنا جھکاؤں سر کو بلند اُتنی ذات ہو
ہے تیری بندگی کا فقط باوقار بار

گریہ سے، اشکِ توبہ سے، جیسے بھی ہو سکے
سر سے ریاضؔ اپنے گنہ کا اُتار بار

❄

ہر جگہ __ تنہائی میں __ محفل میں پڑھ
رُبّ ارحمؔ ہر کسی مشکل میں پڑھ

ربنّا __ ارحم لنا __ واغفر لنا
زیرِ لب، اونچا کہ دل ہی دل میں پڑھ

ہر سفر آغاز کر اُس نام سے
اسمِ رب ہر راہ، ہر منزل میں پڑھ

جلوت و خلوت میں اُس کو یاد رکھ
بھیڑ میں، تنہائی کی جھلمل میں پڑھ

یاد دکھ سکھ میں اُسے رکھ، اُس کا اسم
سیل میں گرداب میں، ساحل میں پڑھ

معتکف ہو جا خود اپنے آپ میں
یہ وظیفہ اپنے خون و ِگل میں پڑھ

خیر وشر کے معرکے میں ڈھال ہے
اسمِ حق رزمِ حق و باطل میں پڑھ

اسم اس کا، جس قدر بھی ہو ریاضؔ
ہو کے یکسو ذات کے محمل میں پڑھ

❄

ہے سعیِ فن اُسی واصف کی زرخیز
جو شب بیدار ہے، جو ہے سحر خیز

اجاڑے نیکیوں کو، دل کرے راکھ
حسد، شر خیز ہے، غیبت شرر خیز

خدا کی یاد سے محروم رکھّے
حذر اِس سے کہ ہے غفلت ضرر خیز!

دل اِس یکسانیت سے باہر آئے
خیال آئے کوئی دل میں خبر خیز

عطا ہو حمد کوئی گریہ ساماں
خدایا! شعرِ تر کوئی اثر خیز!

جو بھر دے خیر سے دامان خواہش
اٹھے دل سے کوئی موجِ گہر خیز

کرم! امّی لقبؐ کے صدقے، میری
زمینیں شاعری کی ہوں ثمر خیز!

کوئی اسلوبِ نو، رجحان انوکھا
کوئی میلانِ تازہ تر، ہنر خیز

''سمیٹ اب انتشارِ کارِ دنیا''
صدا آتی ہے ''اٹھ، ہشیار، برخیز''

بلاتے ہیں ریاضؔ اَن دیکھے رستے
لگیں چلنے ہَوا ہائے سفر خیز!

❄

ہو مجھ پہ چشمِ عنایت' رحیم! حشر کے روز
رحیم! رحم' کرم اے کریم! حشر کے روز

نبیؐ کے صدقے وہ بخشے نبیؐ کی امّت کو
عظیم کام کرے گا عظیم حشر کے روز

ہجومِ خلق کو حب اجر سے نوازا جائے
مرا نصیب ہو خلدِ نعیم، حشر کے روز

ہو عاصیوں کو پنہ گاہ کی طرح محسوس
لگے وہ حشر کا میداں حطیم' حشر کے روز

شفیع ہو گا ترے اذن سے ہم ایسوں کا
وہؐ عاصیوں کا انیس و ندیم' حشر کے روز

مجھے ہے تیری شفاعت بہ اذنِ رب درکار
مرے سلامؐ اے میرے حلیمؐ حشر کے روز

خطا شعاروں کو اپنے حصار میں لے __ جب
چلے بہشت کی بادِ نسیمؔ حشر کے روز

لوائے حمد کا سایہ عطا کرے سب کو
نبیؐ وہ مکّے کا دُرِّ یتیم حشر کے روز

ہمہ خجالتی و نادم و پشیماں ہے
ریاضؔ خستہ بہ قلبِ سلیم حشر کے روز

❄

○

اُس کی طاعت کے بغیر اَذکار ژاژ
نقش ہیں باطل، سبھی آثار ژاژ

اُس کے ذکر، اُس کے حوالے کے بغیر
جھوٹ ہے، یہ سب خبر اخبار ژاژ

جان اُسے ہرزہ سرائی ذہن کی
وہ نہیں مقصود تو اَذکار ژاژ

گر نہیں پیشِ نظر اُس کی رضا
بحث ہے ہر طرح کی بے کار، ژاژ

یاوہ گوئی ہے، خیالی گفتگو
سعیٔ لاحاصل، ہمہ گفتار ژاژ

ہیں سبھی کج فہمیاں، کج بحثیاں
ہے دلائل کا ہر اک انبار، ژاژ

ہو نبّوت،_ بعدِ ختمی مرتبت؟
جھوٹ، باطل، کذب، بداطوار، ژاژ!

وہ برُوزی ہو کہ ظِلّی، ہے دجل
جو کرے دعویٰ وہ ہے عیّار، ژاژ

شہہ حقیقت، ذات اُس کی ہے ریاضؔ
اور جو کچھ ہے عبث، بے کار، ژاژ

❄

O

ہر کسی شے میں ہے تیرا انعکاس
ذرّہ ذرّہ ہے ترا جلوہ شناس

خوش گمانی بخش ــــ ہولِ حشر سے
دُور ہو جائے مری جاں کا ہراس

وہم ناک احساس ہو ایقان یاب
ہو یقیں ساماں ہر اندازِ قیاس

جاں کو دے حق ّ الیقیں کی روشنی
ختم ہو افکار کا ہر التباس

دل رہے شہرِ خنک میں رات دن
رُو بہ طیبہ ایسے ہو جائیں حواس

ہو فقط تیری رضا مقصودِ فن
سعی ہو اصلِ ثنا سے رُوشناس

حمد جو لکھیں ترے الطاف سے
شرحِ قراں کا ہو کوئی اقتباس

بندگی بنیاد ہو سعیِ ہنر
ذوقِ حرفِ آرا کی ہو طاعت اساس!

اُس کا اک اک سانس ہو لبریزِ شکر
ہو ریاضؔ اِس طرح مصروفِ سپاس

❄

○

آ گیا ذوقِ شعر گوئی راس
طبع جب سے ہوئی ہے حمد شناس

شبِ قدر ایسی ہے فضا دل کی
کیسے سرشارِ شکر ہیں یہ حواس!

نام اِس جذبِ خاص کو اب دیں
حمد بنیاد اور نعت اساس

کیا گِرہ کھولیں تیرے وصفوں کی
قدرتِ عقل میں ہیں جو بھی قیاس

مجھ خطا کار و کج طبیعت کی
پوری کی تُو نے کب نہ دل کی آس!

کھُلی آنکھوں سے دیکھتا ہوں مَیں
تیری رحمت ہے لوح و کلک کے پاس

زمزمِ مدح میں ہے تَر___ لیکن
ختم ہوتی نہیں زبان کی پیاس

ذائقے مل گئے ہیں مدحت کے
ذہن ایسے ہُوا ثنا احساس

ہو گئی فکر ' امتزاج پسند
منضبط ہو گئے کچھ ایسے حواس

نعت میں حمد کی دَر آئی مہک
حمد سے آ رہی ہے نعت کی باس

❄

○

تیری رحمت کی رہے پیہم تلاش
ہو حرم رُو فکر کا ہر ارتعاش

جگمگائیں دھیان کی رہداریاں
یوں رہے تیرا تصور نُور پاش

ریزہ ریزہ زندگی مربوط ہو
مجتمع ہو جائے فکرِ قاش قاش

ربنّا ! آشفتہ حالوں پر کرم!
ہو نصیب آسودگی کی بودوباش

جی رہا ہے جبر کے ماحول میں
آج کا انسان جو ہے زندہ لاش

سہل کوش و غفلت آمادہ عوام
رہنما خس طینت و حیلہ تراش

کیوں فساد آمادہ آوازیں ہوئیں
کیوں ہوئے اس طرح لہجے دل خراش!

اُس سراپا خیرؐ کے ___ ہم امّتی
کیوں ہوئے ہیں بدشعار و بدقماش

جیسے ننگِ خلق و بے ناموس ہیں
ہم ریاضؔ اس طرح کے ہوتے نہ کاش؟

❄

یخ ذہن کو اے خدا! تمازت بخش
دھوپ اپنے حبیبؐ کی وساطت بخش

اک بار، پھر اور اے رحیم اک بار!
سرکارؐ کے شہر کی زیارت بخش

توفیق زیارتِ حرم اک بار
ہو اذنِ سفر عطا، اجازت بخش

اذکار، دِلافزا مرا کر بخت
حُب زاد، سلیقۂ اطاعت بخش

شاداب ہوں دن مرے، ہو روشن رات
آباد ہو تجھ سے جو وہ خلوت بخش

عیب اور گنہ بھری مری ہے عمر
عاصی کو تُو خلد کی بشارت بخش

ہیں لفظ مرے بہت روایت رنگ
اسلوب کو تازگی کی حیرت بخش

آمیز ہو آگہی سے گریہ کاش؟
کر سوز عطا، ہنر میں رقّت بخش

ہوں اپنی قیادتیں حقیقت یاب؟
امت کو جہان کی قیادت بخش

اللہ ریاضؔ کو ندامت دار
مقبول دعاؤں کی تُو مہلت بخش

❄

صرف لفظی نہ ہو یہ آرائش
فن کو دے اصلِ جذب کی تابش

مجھ غلط کار و سہل فطرت کو
تُو نے کیا کیا نہ بخشی، آسائش

تُو نے بیداریوں میں پوری کی
خواب میں بھی جو کی ہے فرمائش

ایسے اظہار سے نواز مجھے
ہو ریا کی نہ جس میں آمیزش

ملے مجھ کو قبولِ توبہ تک
عمر میں وسعت اور گنجائش

ترے الطاف سے سمٹ جائے
قبر سے خلد تک کی پیمائش

ہو نہ وہ کامیاب، اپنے خلاف
جب کرے نفس کوئی بھی سازش

مجھ کو تسلیم ، تھی مرے ہی گرد
میری ضدّی اَنا کی ہر گردش

باثمر ہو جو تُو قبول کرے
کروں فن میں، مَیں جس قدر کاوش

ہو کرم سے ترے نتیجہ خیز
میری ہر بچگّانہ سی کوشش

ہے ترے بس میں ہی، تجھے ہے خبر
مجھ کو درکار ہے تری بخشش

کون تاب اُس کی لا سکے گا ریاضؔ
حشر میں ہو گی جس گھڑی پُرسش!

❄

○

رب سے طلب کر، اخلاص! اخلاص!
اے دیدۂ تر! اخلاص! اخلاص!

تہذیبِ فن میں، عرضِ سخن میں
اقدار پرَور اخلاص! اخلاص!

جذبوں کے اظہار، ترسیل اندر
ہر شے سے بہتر، اخلاص! اخلاص!

رختِ سفر ہے یہ ہی ہنر کا
رب کے ثنا گر! اخلاص! اخلاص!

زورِ سخن کیا؟ کیسی مہارت؟
سب سے ہے برتر، اخلاص اخلاص!

عرضِ ولا کی اعلیٰ نشانی
حق سچ کا مظہر، اخلاص، اخلاص!

سارے مراحل میں کارآمد
ہے روزِ محشر اخلاص! اخلاص!

اشکِ ندامت! اشکِ ندامت!
گریہ کے خوگر! اخلاص! اخلاص!

خواہش ریاضؔ حمد آشنا کی
اللہ اکبر! اخلاَص! اخلاص!

❄

○

مدحت کے خوگر! اخلاص اخلاص
اے عجز پیکر! اخلاص اخلاص

گر پا سکے تُو، ہاتھ آ سکے تو
رحمت سراسرؔ اخلاص! اخلاص!

فن دے گواہی ہو آشکارا
لفظوں کے اندرؔ اخلاص! اخلاص!

دشتِ نوا میں رختِ ولا میں
مطلوب مصدرؔ اخلاص! اخلاص!

اقدار کردار کا وصفِ اعلیٰ
طینت کا جوہرؔ اخلاص! اخلاص!

اے نعت پیرا! اے منقبت دوست!
اے حمد پرور! اخلاص! اخلاص!

از صدقۂ آلؑ، از نامِ اصحابؓ
از شانِ سرورؐ اخلاص! اخلاص!

رو رو کے مانگ آخرِ شب خدا سے
اے قلبِ مضطر! اخلاص! اخلاص!

کیا ہے ریاضؔ ناعت کو درکار؟
گر ہے میسّر اخلاص! اخلاص!

❄

○

کر اپنی فردِ عمل کو نہ یوں سیاہ __ ریاض
سنبھل __ گناہ پہ مت اور کر گناہ __ ریاض

کبھی کر آیۂ 'لایغفر الذّنوب' پہ غور
تجھے پکارتی ہے رحمتِ الٰہ __ ریاض

نہ کسمسا کبھی، اُس کی رضا پہ راضی رہ
جو چاہتا ہے خدا تُو بھی وہ ہی چاہ' ریاض

گناہ کوش نہ ہو یوں' کنارہ نفس سے کر
ہر ایک حال میں تو خیر سے نباہ ریاض

کوئی بھی وقت ہو' رہ خیر کوش و نیکی کار
بدی سے مانگ تُو اللہ کی پناہ' ریاض

جو اتباعِ نبیؐ کے نگر کو جاتی ہے
بھلائی کی ہے وہی ایک سیدھی راہ ــــ ریاض

رضا مزاج رہ، تسلیم حال رہ دائم
نہ آہ ہو، نہ لبوں پر کبھی کراہ ــــ ریاض

وہ با خبر ہے تری نیّت و اردہ سے
رہے نہ کوئی ترے دل میں اشتباہ، ریاضؔ!

❄

○

اُس کی ہستی کے سوا اے دل! غلط
ہے گماں‘ ہے واہمہ، باطل غلط

جس میں اُس کے ذکر کی خوشبو نہ ہو
کیسی اچھی ہو، ہے وہ محفل غلط!

ہے تری طاعت ہی خلقت کی مراد
دل جو آزادی پہ ہو مائل‘ غلط!

غور کر اپنے سوال و طرز پر
ہے صدا ہی تیری اے سائل! غلط

دیکھ مت تلبیس و حیلہ کی طرف
ہے ریا اور جھوٹ کا ساحل غلط

کیوں نہیں ملتا دعاؤں میں سکون
ہو گیا خواہش میں کچھ شامل غلط

منزلِ ایقان کے ہوتے ہوئے
دل ہؤ جو اوہام پر مائل، غلط!

توڑ کر ناطہ ریاضؔ اُس اصل سے
حال ، ماضی اور مستقبل غلط

❄

○

بیانِ حمد میں، عجز اور اعتدال کا قحط
مجھے کبھی بھی نہ محسوس ہو، خیال کا قحط!

نظر میں آئے زمانے نئی زمینوں میں
کہیں نہیں ہے ذرا حسن اور جمال کا قحط

ہمہ جہات ہے توسیع ارفعیّت کی
نہیں شیوُن میں تیرے کہیں جلال کا قحط

خدا کی مدح میں ہم خام حمد کاروں کو
رہا ہمیشہ ہی تمثال اور مثال کا قحط

کرم خدایا! کہ انسانیت نہیں ملتی
جو قحط اب کے پڑا ہے، یہ ہے کمال کا قحط!

رُلا رہی ہے جو قدروں کی ہے وہ نایابی
نہ بے زَری ہے، نہ امّت میں اپنی مال کا قحط

غمِ آشنا، کوئی دلدار مل ہی جاتا تھا
نہ پہلے تھا کبھی اِس طرح اندمال کا قحط!

مرے خدا مری تقویم خیر فطرت کر
بڑھا ہی جاتا ہے نیکی کے ماہ وسال کا قحط

ریاضؔ اِن دنوں احباب کی مجالس میں
اُداس کرتا ہے مردانِ خوش مقال کا قحط

❄

○

گناہ و جرم کے ماحول میں سدا محفوظ!
ہر ایک حال میں رکھّے مجھے خدا محفوظ!

وہی خسارے سے باہر ہے بالیقین وہی
کچھ آتے کل کے لئے، جس نے کرلیا محفوظ!

ہنر میں جذبۂ اخلاص وحسنِ نیّت سے
کسی نے دل سے جو لکھا وہی ہُوا محفوظ!

سکون بخشتی ہے جس کی روشنی مجھ کو
ہے جان میں مری وہ ایک نقشِ پا محفوظ

ہیں آنکھ میں مری، اَنوار سبز گنبد کے
میرے لبوں پہ ہے زمزم کا ذائقہ محفوظ

رہے خیال میں امّیؐ لقب کی سعیٔ عظیم
ہمارے دل میں رہے نکہتِ حرا محفوظ!

ضرورت اور نہیں ہے کسی شہادت کی
ہے میری فردِ عمل میں مرا کیا محفوظ!

بھٹک سکیں گے رہِ مستقیم سے نہ کبھی
ہمارے دل میں ہے جب تک ترؐا کہا محفوظ!

رہے گا چین سے دنیا و آخرت میں ریاضؔ
نبی کی سایۂ طاعت میں جو ہُوا محفوظ!

❄

وہ جو پیغمبرِ خاتم ہے مرا، اُسؐ کو شفیع
اذن فرما، مرے اللہ بنا اُسؐ کو شفیع

کسی اِک کو بھی ملا اذن شفاعت کا اگر
ساری امّت کا بنائے گا خدا، اُسؐ کو شفیع

اِس تصور سے ہی شریانوں میں جلتے ہیں چراغ
جب بنائے گا ترا اذن مرا، اُسؐ کو شفیع

ہے دعا، اُسؐ کی شفاعت سے ہو بخشش میری
میرے اللہ بنانا تُو مرا، اُسؐ کو شفیع

ملتفت کیسے نہ اُن سب پہ وہ رحمت ہوگی
دل سے جس جس نے بھی تسلیم کیا، اُسؐ کو شفیع

خوشہ چیں ایک اُسی نخلِ شفاعت کے ہیں ہم
ہے شفیع ایک ہی وہ خاص، بنا اُسؐ کو شفیعؐ

آبیاری کرے اَعمال سے اُس کے دیں کی
جس نے تسلیم کیا، مان لیا اُسؐ کو شفیعؐ

مغفرت بخش، کرم کار، شفاعت منصب
لوحِ محفوظ پہ قدرت نے لکھا اُسؐ کو شفیعؐ

جس کے دامانِ شفاعت کو ہوں سب تھامے ریاضؔ
ملتجی حشر میں ہو اُس سے، بنا اُسؐ کو شفیع

❄

○

رہیں تا حشر فروزاں تری الفت کے چراغ
بجھنے پائیں نہ کبھی تیری عقیدت کے چراغ

یاد تیری رہے شریانوں میں روشن آرا
سوچ میں نُور فزا ہوں تری قدرت کے چراغ

اِن چراغوں کی ہے عود آشنا حس آمیزی
صفحے صفحے پہ مہکتے ہیں جو مدحت کے چراغ

قبر میری تری رحمت سے بنے نُور آباد
ہوں مرے ساتھ جو یارب! تری رحمت کے چراغ

ہولِ محشر میں نہ سرگشتہ و حیراں ہوں گے
جن کے سینوں میں ہیں روشن تری نسبت کے چراغ

عرصۂ عصر میں ہر سمت ضیاء بار رہیں
تا ابد____ ختمِ رسل، ختمِ نبوّت کے چراغ

رہیں جاں سے رہِ امکاں پہ ہمیشہ روشن
تری عظمت کے، بزرگی کے، فضیلت کے چراغ

استعارہ کی زباں جاننے والے، جانیں
کیسے مفہوم نما ہیں یہ علامت کے چراغ؟

پُل صراط اُن کے لئے سہل بہت ہو گا ریاضؔ
ہوں گے جس جس کی ہتھیلی پہ شفاعت کے چراغ

❄

ہوئی ہے غفلتوں سے زندگی تلف
بسر ہُوا ہے وقت، حیف بے ہدف!

ہے مدّعا مرا تُو مجھ سے خوش رہے
تری رضا ہو میری زیست کا ہدف

یہ تجھ سے ہو کے پہنچے آنحضورؐ تک
شروع ہو درُود کا تری طرف

قبولیت کی آب و تاب سے الہٰ!
گہر بنا، مری دعاؤں کے خزف!

ہو ارجمند یہ مساعیِ سخن
دُر آشنا ہوں میری سعی کے صدف

خوشا! وہ شہرِ علم و بابِ شہرِ علم
رہے نگاہ سوئے طیبہ و نجف

تری ثنا و حمد و مدح کے لئے
ہر اہلِ حُبّ ازل سے ہے قلم بکف

تمام کو ملے بہشت کی نوید
ہوں کامراں مرے خلف، مرے سلف!

لکیر اُن پہ مغفرت کی پھیر دے
گناہ ہیں ریاضؔ کے جو صف بہ صف

❄

ماحول ہو تاحدِّ نظر روشن و شفّاف
ہو قبر میں بھی میرے اجالا' ہمہ اطراف

اِس صنف کی بنیاد میں ہے حمد بھی موجود
سچ ہے جو کہیں نعت کو ہم سیّدالاصناف

مَیں فضل کا خواہاں ہوں' ترے رحم کا طالب
مارا گیا جس نے کیا تجھ سے طلب انصاف!

رحمت ہمہ اکرام' سراپا کرم آقا!
لاریب تری ذات ہے' الطاف ہی الطاف

اشرار کے سائے سے رہوں دُور ہمیشہ
حاصل رہے دن رات مجھے صحبتِ اشراف

تو دُور دل آزاریٔ احباب سے رکھنا
دینا مرے کردار کو دلداریٔ اسلاف!

وابستہ جو اُس سے ہیں ثمر وَر ہوں وہ سوچیں
پورے ہوں دلِ نعت طلب کے سبھی اہداف

جو داغ گناہوں کے ہیں دھل جائے وہ سارے
ہو تیری عنایت سے مری فردِ عمل صاف

کیا جوڑتا ہے لفظ ریاضؔ اُس کی ثنا میں
دنیا سے بھی مل کر نہ بیاں جس کے ہوں اوصاف!

❄

ایسی نہ حمد ہو سکی تیری، ہے جیسے حق
جنت میں جا کے بھی نہیں جائے گا یہ قلق!

جائے اماں نہیں کوئی، جائے پنہ نہیں
ہر سُو ہیں ہول و خوف کے کہسار افق افق

آنکھیں ہیں گریہ ناک، جبیں پر ہے انفعال
اور رُوبرو ہیں نامۂ اعمال کے ورق

دیں آپ روشنی مری فجرِ حیات کو
آنکھیں مری ہوں گریۂ شب سے شفق شفق

کوئی کرن رجا کی، شب آثار ذات میں
یخ بستہ یاس میں کوئی امّید کی رمق

سحرِ ظہور و ذائقہ ـــــ نسیاں کی نذر ہو
'الّا یــعبــدون' کا اَزبر رہے سبق

جاں ہے سیہ جبلتوں کی تہہ بہ تہہ اسیر
کالک پَرت پَرت ہے، سیاہی طبق طبق

ہلکان ہو رہا ہے ہمہ معصیت وجود
محشر کے دن کا سوچ کے، دل ہو رہا ہے شَق

چمٹے ہیں ملتزم سے ہمہ ذات عفو خواہ
آنکھیں ہیں اشک اشک، جبینیں عرق عرق

دکھ تو یہی ہے ہونا تھا اَزبر جسے ریاضؔ
کب کے ہوئے ہیں ہم سے فراموش وہ سبق

❄

میرے اللہ! اے مرے خالق!
کون تیرے سوا مرا رازق!

متزلزل نہیں مرا ایمان
مرا تجھ پر یقین ہے واثق

سب زمانوں کا آقا و مولا
تیرے محتاج مغرب و مشرق

پُوری دنیا میں ایک میرا نبیؐ
سب سے بڑھ کر امین اور صادق

سنگریزے خدا کی قدرت سے
اُس کی مٹھی میں آ کے ہوں ناطق

سارے اپنے پرائے اُس سے خوش
غیروں کا محسن، اپنوں پر مشفق!

دیکھ پائے تو چشمِ جذب سے دیکھ
ارضِ جنت ہے طیبہ سے ملحق

ہو قبول عاجزی مری، ___ گرچہ
نہیں یہ ارمغاں ترے لائق

اُس کی رحمت سے فیض یاب ریاضؔ
لاکھ مجھے ایسے خاطی و فاسق

❄

○

رحیم! عمر میں وسعت قبولِ توبہ تک
ملے حیات میں مہلت' قبولِ توبہ تک!

تری رضا سے بندھے ذکر و کار میں گزرے
یہ وقت' ساعت و ساعت' قبولِ توبہ تک

رہینِ شکر رہے دل' قبول توبہ کے بعد
رہے غریقِ ندامت' قبول توبہ تک

طنابیں خیمۂ جاں کی نہ ٹوٹیں جلد ابھی
نہ آئے آخری ساعت' قبول توبہ تک

کسی کا حرفِ تسلی نہ کام آئے گا
دُکھی رہے گی طبیعت‘ قبولِ توبہ تک

رہے ریاضؔ بتکرار یہ وظیفہ یہ وِرد
’رحیم! عمر میں وسعت‘ قبولِ توبہ تک!‘

❄

○

اے خالق، اے صمد ہے تری ذات لاشریک
تیرا کہیں نہیں ہے کوئی، اے خدا شریک

تُو ذات میں، صفات، حقوق، اختیار میں
واحد، یگانہ، یکتا، احد اور لاشریک

اُس ربِّ ذوالجلال کی، اُس ذاتِ پاک کی
رسمِ عبودیت میں کوئی کب ہُوا شریک!

ہے سخت وہ خسارے میں جس نا مراد نے
پل بھر کو بھی کبھی کوئی سوچا ترا شریک!

کتنا سکوں ملا ہے حرم کی نماز میں
'آمین' میں ہجوم ہُوا جب مرا شریک

محو دعا، ہوں ملتزمِ کعبہ سے لگا
کس کس کی التجا میں ہے میری صدا شریک!

تسبیح تیری صرف زباں کا نہ وِرد ہو
ہو لفظ لفظ میں مرے، دل کی نوا شریک

زیبا ہے بندگی فقط اُس لا شریک کی
جس کا نہ ہو گا اور نہ کبھی کوئی تھا، شریک

اُس شمع سرمدی کے ہیں محوِ طواف سب
کُل، طاعتِ خدا میں ہے خلقِ خدا شریک

جس جس جگہ بھی، جس بھی زباں میں ہیں وہ ریاضؔ
مری صدا میں ہیں، مرے سب ہم ثنا شریک

❄

O

فردِ عمل نے میری مرے ربِّ نُور تک
جانا ہے عرضداشت نے ربِّ غفور تک

مرے گنہ کو جانتا ہے صرف تُو، شہا!
شہرہ ہے مغفرت کا تری دُور دُور تک

تُو کس قدر کریم ہے اسے ساترِ عیوب
رکھتا ہے سب کا پردہ تو یومِ نشور تک

ہوں حرص میں گندھا، ہوس اندر پلا ہُوا
میری پہنچ ہے دنیا___متاعِ غرور تک

بے شک اُسی نبی نے دیا ہے مجھے یقیں
دنیا ہمہ گمان تھی جِن کے ظہور تک

ہم ایسے زندوں پر ترا کیوں کر کرم نہ ہو
ہیں تیری رحمتوں کی تجلّی قبور تک

مَیں کیسے مان لوں کہ مری، دل سے لکھی نعت
کیوں کر پہنچ نہیں رہی میرے حضور تک!

اخلاص پر مدار ہے تاثیر کا ریاضؔ
فن پُراثر نہ ہو گا وِلا کے وفور تک

❄

○

دس ، بیس سو نہیں مرے پروردگار! لاکھ
اک ایک دن میں جرم ہوئے ہیں ہزار لاکھ

پھنستا ہی جا رہا ہوں مسلسل مَیں حرص کار
ہیں میرے گردِ نفس و اَنا کے حصار لاکھ

ممکن نہیں یہ کام، اگر تو کرے نہ رحم
مَیں چاہوں قیدِ حرص و ہوس سے فرار لاکھ!

تسلیم ___ مَیں خجالتی ہوں مغفرت طلب
مَیں نے گنہ کیے ہیں مرے کردگار، لاکھ

حیثیت اُس کی کیا تری رحمت کے سامنے
ہو بال بال پر مرے عصیاں کا بار، لاکھ

عیب اتنے ہیں مرے، نہ چھپانے سے چھپ سکیں
تعداد میں نہ آئیں گے وہ بے شمار لاکھ

تری توجہ ہے مرے ہر کارِ زیست میں
تُو نے کئے ہیں کام مرے استوار لاکھ

رحمت نے تیری مجھ کو بکھرنے نہیں دیا
تھے میرے کام کام میں گو انتشار لاکھ

سب پر کرم ___ کھڑے ہیں ریاضؔ ایسے منتظر
بخشش کے خواستگار، ارب ہا ہزار لاکھ

❄

خیالِ عاقبت و فکرِ آخرت میں رکھ
مدام آپ کو اک گونہ محوّیت میں رکھ

مدینے کی رہوں، مکّے کی رہگزاروں میں
تو فکرِ نعت کو پیہم مسافرت میں رکھ

حصول گریہ و رقّت کے واسطے خود کو
گداز دل ہیں جو، اُن کی مصاحبت میں رکھ

ہو میرے عجز سے میرا شرف، مری توقیر
مَیں خاک زاد__ مجھے میری حیثیت میں رکھ

کوئی مقام، کوئی وقت ہو، مجھے اپنی
پناہ گہ میں، حصارِ محافظت میں رکھ

کم اعتبار نہ ٹھہرائی جائے سعی مری
مری ثناؤں کو درجاتِ منزلت میں رکھ

ریا کا ہو نہ کوئی شائبہ مرے فن میں
مرے ہنر کو مقامِ قبولیت میں رکھ

رسولِؐ امّی و رحمت لقب کے صدقے میں
ہر ایک طرح سے امن اور عافیت میں رکھ

شروع جب ہو سراسیمگی قیامت کی
ریاضؔ کو نگۂ ختمیؐ مرتبت میں رکھ

❄

○

اُس کی رحمت کے پھیلے سائے لکھ
اِس جہاں کو ثنا سرائے لکھ

حرف قدرت کی کرتا جا تصدیق
اپنی کوئی بھی تُو نہ رائے لکھ

تُو کروڑوں برس کی عمر میں بھی
'ش' بھی شکر کی نہ پائے لکھ

تیرا کچھ بھی نہیں حقیقت میں
اپنے سانسوں کو بھی پرائے لکھ

عمر بے کار مشغلوں میں گئی
حیف، افسوس، آہ، ہائے لکھ

غافل اُس کے خیال میں رہ کر
تُو نے دن رات جو گنوائے لکھ

التباس اصل زندگی کا جان
روشنی کو بھی کالے سائے لکھ

تحفے قدرت کے آستاں سے ریاضؔ
زندگی میں جو تُو نے پائے لکھ

❄

اشک ہے تیرے حضورؐ اک ترجماں سب سے الگ
ہے مری بے چارگی کی یہ زباں سب سے الگ

بے کسی اور بے بسی کا نا تمام اظہار ہے
کر قبول آقا! جو ہے یہ ارمغاں سب سے الگ

اے خدا! تیرے سوا اِس کو سمجھ سکتا ہے کون
ہے جو کاغذ پر خسارے کا جہاں سب سے الگ

ہر کسی شے میں تری موجودگی سب سے جدا
تیرے ہونے کا نشانِ بے نشاں سب سے الگ

کیسی کیسی وسعتیں دی ہیں تصوّر میں مجھے
دل کی دنیا اور ہے، دل کا جہاں سب سے الگ

ہے ترے محبوبؐ کی امّت جہاں بھر سے جدا
کارواں اور میرا میرِ کارواں سب سے الگ

نُور کی صورت خیال اُگتے ہیں تاروں کی مثال
ہر زمینِ حمد کا ہے آسماں سب سے الگ

مَیں کہ ہوں ''حی علی النعتِ النبّی'' کا پیش کار
ہے سخن آراؤں میں میری اذاں سب سے الگ

ہے ریاضؔ بے نوا کو تم سے درکار اے الہٰ!
اک لب ولہجہ جدا، اور اک زباں سب سے الگ

❄

○

مصدرِ حسن کی عطا کا رنگ
کتنا خوش رنگ ہے خدا کا رنگ

میرے بے شکل، ڈھیلے مصرعوں کو
بخشے تیرا کرم، ثنا کا رنگ

احسن الخالقین کے صدقے
ہُوا روشن مری نوا کا رنگ

مری فردِ عمل میں حشر کے دن
ہو نمایاں مری وِلا کا رنگ

اِس نوشتے کی دائمی ہے چمک
بڑا پکّا ہے، یہ سدا کا رنگ

بدر کی ریت پر چمکتا تھا
میرِ لشکر کے نقشِ پا کا رنگ

دَر و دیوار بولتے دیکھے
مَیں نے دیکھا وہاں ہَوا کا رنگ

ہے عجب صورتِ حس آمیزی
نظر آیا مجھے صدا کا رنگ

کھربوں رنگوں میں پائیدار ریاضؔ
صبغتہ اللہ __ مرے خدا کا رنگ

❄

نہیں زیبا رحیم کو کبھی اونگھ
نیند آئے اُسے نہ کوئی اونگھ

ہے اُسے نیند سے نہ اونگھ سے ربط
حُب ہو اُس کی تو پھر ہو کیسی اونگھ؟

وہ ہے نُور اور نُور تھکتا نہیں
نہیں ہے اُس کی ذات میں کبھی اونگھ

عمر غفلت میں ہی بسر ہو جائے
جسم کی ہو نہ ایسی لمبی اونگھ

جو مقدّر ہے آج امّت کا
کبھی دیکھی سنی نہ ایسی اونگھ

رات دن جس میں کٹ رہے ہیں مرے
ننگِ ہستی ہے ایسی لمبی اونگھ

میرے اعصابِ منجمد سے نکال
دُور ہو جو ہے خَوں میں اتری اونگھ

ہوئی اب تک غنودگی میں بسر
مولا! کر دے معاف پچھلی اونگھ

دے حرارت ریاضؔ کو ، اُس کے
طبع و ماحول پر ہے پھیلی اونگھ

❄

ہمہ اوقاتِ کار یوں نہ اونگھ
دلِ غفلت شعار! یوں نہ اونگھ

نفس اندر نفس پکار وہ نام
کر گُن اُس کے شمار' یوں نہ اونگھ

دھیان رکھ آتی شہہ حقیقت پر
دیکھ دنیا کے پار' یوں نہ اونگھ

الف اللہ یائے 'یا اللہ'
بول بے اختیار یوں نہ اونگھ

حملہ آور نہ نیند میں ہو موت
باخبر، ___ہوشیار___یوں نہ اونگھ

کوئی دیتا ہے خواب میں آواز
کہتا ہے بار بار 'یوں نہ اونگھ'

ہونے والی حقیقتوں کا کر
جاگ کر انتظار____یوں نہ اونگھ

سنبھل اور دیکھ اُس کی رحمت ہے
بے حدود و کنارؔ یوں نہ اونگھ

بیٹھتے اٹھتے چلتے پھرتے ریاضؔ
نام اُس کا چِتار یوں نہ اونگھ

❄

O

سعی میں میری، ریا سے نہ کوئی آئے خلل
رحم رحمٰن! عطا ہو مجھے اخلاصِ عمل

مرتکز رکھے توجہ کو جو تیری جانب
رازیاب ایسی خموشی کا نہیں کوئی بدل!

صرف رحمت ہے تری، کر سکے جو مجھ کو معاف
مری تسبیح نہیں ہے مرے عصیان کا حل

حاضری جس کی ہے ہر پہلو سکینت ساماں
مجھ سے کہتا ہے یہ دل ’’چل اُسی سرکار میں چل!‘‘

مَیں ہی غفلت زدہ پتھر کا بنا بیٹھا ہوں
ہر قدم پر تری آواز تو کہتی ہے ’’سنبھل‘‘

اُس کی وحدت میں سمیٹ اپنی اَنا کا پھیلاؤ
ختم کر بے تُکی سوچوں کے تسلسل کا خلل

مری تقویم ترے ذکر سے منسوب رہے
صَرف ہو ذکر میں تیرے ہی مرا آج اور کل

وزن دار اِس سے مری فردِ عمل ہو یارب!
کر مری سعیِ ثنا کو تو عطا اتنا پھل

جو بھی موقع ہے تری بندگی کا موقع ہے
جو محل ہے____ ہے بجا تیری عبادت کا محل

ترا مقصود ہے شہ رگ سے بھی نزدیک ریاضؔ
کر رجوع آپ میں____ زندانِ وساوس سے نکل

❄

یا رب! کر صدقۂ شہۂ حرمؐ کرم
عاصی کا، حشر میں، رہے بھرم ' کرم

اُس گرمی کے جزا کے سخت دن شہاؐ!
امت پرؐ ہو کرمؐ کرمؐ کرمؐ کرم

مولا تُو ہے بڑا کریم اور غنّی
ہو ہم سب عاصیوں پہ دمبدم کرم

صدقے میں اُس نبیؐ کی پاک ذات کے
ہوں اجزا ذات کے سبھی بہم کرم

روز و شب کیجئے سوئے حرم نظر
اور مانگا کیجئے بہ چشمِ نمؑ کرم

ہے یہ ہی ' آرزوؑ ریاضؔ کی فقط
ہم سب پر ہو کرمؑ بہت کرم کرم

❄

ہونٹ کھولیں تو لفظ ہوں معدوم
'چُپ' کریں تیری حمد سے موسوم!

ہو سکی کس سے؟ کر رہا ہے کون
کس سے ہو گی تری ثنا مرقوم!

عادتاً سعیِ حمد میں ہیں لگے
حمد کی 'ح' نہیں ہمیں معلوم!

کہکشاں کیا سمائے چھلنی میں
نُور کس طرح ہو ترا منظوم

ہے دعا چمکیں یہ ثنا پارے
میری فردِ عمل میں مثلِ نجوم

حمد میں نعتِ شہؐ بھی کر آمیز
یاد رکھ سب ثنا گری کی رسوم

اوّل آخر دُرود پڑھ اُن پر
نام لکھ انؐ کا اور قلم کو چوم

مولا! سرکارؐ کی شفاعت سے
حشر کے دن نہ ہم رہیں محروم!

مرحلہ حمد کا جب آئے ریاضؔ
سوکھ جائیں حروف کے حلقوم!

❄

کہیں سے آئی صدا ذوالجلال والاکرام
تُو اپنے دل پہ لکھا ’ذوالجلال والاکرام‘

جلال اور کرم کا ہے کیا مرکبِّ خاص
خوشا وظیفہ ’یاذوالجلال والاکرام‘

دو لفظ ہیں یہ بڑے ہی بلیغ و زور آور
خلوصِ دل سے پکا ’’ذوالجلال والاکرام‘‘

رہے گا سایۂ رحمت میں اِس کے وہ مامون
وہ جس نے دل سے کہا ’’ذوالجلال والاکرام‘‘

خلوص سے اِسے دہراتے ہیں تہجّد میں
خجستہ اہلِ صفا ’’ذوالجلال والاکرام‘‘

بلند مرتبت اسمائے رب ہیں سب، اُن میں
ہے اسم کتنا بڑا ''ذوالجلال والاکرام''

علیل جسم' دکھی جان' ملول دل کے لئے
ہے یہ شفا ہی شفا ''ذوالجلال والاکرام''

مدام رکھتے ہیں یہ دھڑکنوں سے ہم آہنگ
سب اہلِ حُبّ وولا ''ذوالجلال والاکرام''

وظیفہ جان اِسے' اک اور حمد اِس پہ ریاضؔ
رکھ اِس کو یاد سدا ''ذوالجلال والاکرام''

❄

○

رہے یہ ورد ہی ”یا ذوالجلال والاکرام“
لبوں پہ صبح و مسا ”ذوالجلال والاکرام“

اِسے قبول کیا بڑھ کے تیری رحمت نے
کسی نے جب بھی کہا ”ذوالجلال والاکرام“

ہے تیرے سینکڑوں ناموں میں منفرد، یکتا
زہے یہ اسم، خوشا ”ذوالجلال والاکرام“

اتار دل میں تُو اس بے نیاز کے اَنوار
نفس نفس میں بسا ”ذوالجلال والاکرام“

یگانہ ہے ترے اسمائے پاک میں، یہ اسم
صد آفرین، خوشا ”ذوالجلال والاکرام“

سکوتِ شب میں کبھی، خلوتِ تہجد میں
پکارے دل کی حرا ''ذوالجلال والاکرام''

یہ وِرد شامل ہر عرضداشت رکھ، اے دل!
ہوالتجا کہ دعا ''ذوالجلال والاکرام''

سنائی دے دل ہر ذرّہ میں، جو سُن پاؤ
یہ جاں نواز صدا ''ذوالجلال والاکرام''

وہ سنتے ہیں لبِ ہر قطرہ سے، جو محرم ہیں
جو آرہی ہے صدا ''ذوالجلال والاکرام''

گواہی ہر کسی دھڑکن میں ہو اِسی کی ریاضؔ
تو اپنے دل پہ لکھا ''ذوالجلال والاکرام''

❄

O

تسبیح سے تری کرے آغاز‘ یا رحیم!
دل ہو ملائکہ کا ہم اعزاز‘ یا رحیم!

روحُ القدس کا سایہ مری کلک پر رہے
میرا سخن مجھے کرے ممتاز‘ یا رحیم!

پاؤں حقائقِ پسِ الفاظ کا سراغ
اَسرار کا ہو مجھ پہ بھی دَرباز‘ یا رحیم!

ڈھارس بندھائے یاد تری مشکلات میں
رحمت تری رہے مری دمساز‘ یا رحیم!

میرے ہنر سے آنچ مری دھڑکنوں کی آئے
ہوں لفظ میرے جذب کے غمّاز‘ یا رحیم!

عہدہ برا مَیں اپنے فرائض سے ہو سکوں
کر مجھ کو ہر جگہ پہ سرافرازؔ یا رحیم!

جبریل کے سکوت کا اَسرار یاب کر
سینہ ملائکہ کا ہو ہمراز یــا رحیــم!

مردہ دلوں کو جینے کا دے پاؤں حوصلہ
دے میری گفتگو کو وہ اعجازؔ یا رحیم!

ہو حمد یا ہو نعت کہ ہو منقبت کوئی
ہو منفرد ریاضؔ کا اندازؔ یــا رحیم!

❄

خیر اندیش ہے، محسن ہے خطا پوش حرم
ایسے ہے رحمتِ باری سے ہم آغوش حرم

آرزو اُس کی بھی ہو گی وہ مواجہ دیکھے
دوریٔ طیبہ میں رہتا ہے سیہ پوش حرم

گٹھڑیاں لادے گناہوں کی ہیں، آتے سر پر
تکتا رہتا ہے خطا کاروں کو خاموش حرم

ہمیں کہتا ہُوا ہوتا ہے وہ محسوس 'آمین'
سنتا رہتا ہے دعائیں ہمہ تن گوش حرم

حکمت آثار ہے کتنا کھُلے بازو سا حطیم
کیسے پھیلائے ہوئے رہتا ہے آغوش حرم

نیک کاروں کے لئے خوش خبر و خیر طلب
عاصیوں کے لئے دل رحم و ہدیٰ کوش حرم

عفو انداز و محبت طلب و شفقت کار
مغفرت خواہ و نگہ دار و مدد کوش حرم

نام اللہ کا سنتے ہی نظر میں چمکے
ہونے پائے نہ کبھی مجھ سے فراموش حرم

دن ہو یا رات کوئی وقت ہو، صدیوں سے ریاضؔ
وَا کئے رکھتا ہے اپنی سدا آغوش حرم

❄

○

گناہ بخش مرے، اے رحیم! اے رحمٰن!
نہیں ہے تیرے سوا کوئی میرا پشتیبان

دَر اُس کی حیرتوں کا کھلتا ہے تری جانب
جو ذرّہ بھی ہے، وہ ہے تیری معرفت کا نشان

نہیں ہیں پاس دو آنسو بھی خشک آنکھوں میں
کوئی نہیں طلبِ عفو کا سروسامان

کرے قبول نہ مجھ کو اگر خطاؤں سمیت
ہجومِ حشر میں مجھ بے نوا کی کیا پہچان؟

ترے سِوا نہیں کوئی بھی بخشنے والا
شمار کر مجھے اپنوں میں، مجھ کو اپنا جان!

تو اپنی نعمتوں سے پالتا رہا ہم کو
رہے ہیں ٹالتے گو عمر بھر ترے فرمان

کہیں خسارہ نہ فردِ عمل میں رہ جائے
کسی خطا سے نہ جل جائے یہ مرا کھلیان

خدایا مَیں کہیں مفلس نہ حشر میں کہلاؤں
نہ اتنا ہو مری گردن پہ خلق کا تاوان

بلک بلک کے دِلا! گڑگڑا کے مانگ اُس سے
کہ مرحلے طلبِ مغفرت کے ہوں آسان

❄

O

بے ہنر کو کیا ہے حمد نشان
اللہ اللہ! اِس قدر احسان

کیسے لمحات ہیں تشکّر کے
خود پہ کیا کیا مَیں کر رہا ہوں گمان!

شکر ہی شکر کی ہے کیفیت
جان سے لے کے تا حدِ امکان

کیف ہی کیف اور جذب ہی جذب
کیسی سرشاریوں میں گم ہے جان!

ہے شبِ قدر کی سی سرشاری
کیا بیاں کر سکے گی میری زبان!

عافیت، عافیت، سکون، سکون
ہر طرف ہے فضائے حفظ و امان

ذرّوں کے دل میں، قطروں کے لب پر
تیری تسبیح و حمد کی گردان

شکر کیسے ترا ادا ہو ___ تری
کرم ارزانیوں پہ جاں قربان

شورشِ دہر میں ریاضؔ رہے
یاد یومِ الست کا پیمان!

❄

○

مرا بخت کر صدقۂ ص ن
ملے یاد سے تیری جو، وہ سکون

کبھی بھی کسی بھی جہاں میں ترا
نہیں کوئی بھی راز یابِ شیون

بساط اپنی کوتاہیِ خاک کی!
رہے اپنے تک جیسا بھی ہو جنون!

کوئی پا سکے کیسے تیری کُنہ
پھرے حیرتی ہو کے خوار و زبون

دعائیں نہیں ہوتیں یوں ہی قبول
ہے نَم آنکھ کا اِس کا پہلا شگون!

نہ مل پائیں تجھ کوٗ تری کھوج میں
خجلؔ، خوار سارے علوم و فنون

رہیں عمر بھر خاسر و نامراد
تجسّس ہو جتنا بھی اُس کا فزون

دعا اِس سے ہی سر بلند، ارجمند
ہے یہ عجز ہی التجا کا ستون

نہ کر لیں خراب اِس کو خود صبح دم
یہ کاتا کئے رات بھر ہم جو اُون

دمِ واپسیں اور بھی ہوشیار!
نہ کر لیں ریاضؔ اپنے عقبیٰ کا خون!

❄

O

للــہ الحمد، یہ تنہائیِ مدحت ساماں
جان و دل ہیں ہمہ اعصاب، سکینت ساماں

جان سے تا حدِ امکاں رمِ سرشاری ہے
کہ لہو میں ہے کوئی وِرد سہولت ساماں

ملتجی دَر پہ ہیں تیرے ہمہ اندوہ و الم
سر سے پاؤں تلک افسوس و ندامت ساماں

کچھ نہیں زاد سفر میں مرے خفّت کے سوا
گھر سے نکلا ہوں سوئے مکّہ خجالت ساماں

ہمہ افسوس، ہمہ غم، ہمہ زاری، ہمہ حیف
ہمہ خفّت ہمہ حسرت، ہمہ رقّت ساماں

آئینہ کیفیتِ حال کا ہو جائے ہنر
شدتِ جذب سے ہوں لفظ زیارت ساماں

اشک سے بھیگے ہوئے، عجز میں ڈوبے ہوئے لب
جمع کچھ کر لے دِلا! عقبیٰ کی بابت ساماں

حاضری میں ہوں حضوری کے محاکات ریاضؔ
اذنِ مولا سے ہو دیوان بصارت ساماں

❄

جہاں سے مستغنی ہیں جو رب سے مانگتے ہیں
جو مانگتے نہیں اُس سے، وہ سب سے مانگتے ہیں

نہیں ہیں ہم کسی طرزِ سوال سے واقف
ہم عاجزی سے، محبت کے ڈَھب سے مانگتے ہیں

نبیؐ کی اوٹ میں کرتے ہیں عرض داشت بیاں
ہم ان کے امّتی حسنِ طلب سے مانگتے ہیں

ترا ؐ حوالہ قرینہ بنا دعاؤں کا
جو مانگتے ہیں وہ تیرےؐ سبب سے مانگتے ہیں

درودؐ اوّل و آخرؐ ہر اک دعا کے ساتھ
سدا وسیلۂ امّیؐ لقب سے مانگتے ہیں

زبانِ اشک مؤثر ہے ملتزم کے قریب
ہم اپنی حاجتیں، خاموش لب سے مانگتے ہیں

سدا سے ہیں ترے نازونعم کے پروردہ
پناہ، ہم ترے غیظ و غضب سے مانگتے ہیں

ہمیں معاف کرے ربِ ارحـــم اُس سے ہم
نبیؐ کے صدقے جو تحفے عجب سے مانگتے ہیں

بنا کے امّتی، دی جا چکی ہمیں کب کی
جو خلدِ عفو، ریاضؔ اپنے رب سے مانگتے ہیں!

❄

ورق پہ آ سکیں جو جذبے ہیں مرے دل میں
مَیں کامیاب رہوں حمد کے مراحل میں!

ترا خیال سہارا دے، ڈگمگاؤں جب
رہے تُو پاس مری ایک ایک مشکل میں

مَیں پُر یقین، وساوس کی دھند سے نکلوں
حق آشنا رہوں' ہر امتحانِ باطل میں

مَیں خواب ہی میں کبھی باریاب ہو جاؤں
نفوسِ قدسیہ کی باطنی محافل میں

سکوں کی روشنی اعصابِ منتشر کو ملے
تری یقیں کا اثر آئے قلبِ غافل میں

نظر نواز تری معرفت، مدام رہے
اضافہ روز ہو میرے یقینِ کامل میں

رہِ حیات میں الجھن جو کوئی پیش آئے
شریک ہو تری رحمت مرے مسائل میں

ترے کرم سے ہے درکار مجھ کو اے مالک!
فراخ، عمر میں____ آسودگی، وسائل میں

یہ التجا ہے، دعا ہے، یہی طلب اُس کی
ریاضؔ کو تو سنبھال آخرت کی منزل میں

❄

ہر سو ارض و فلک میں تُو ہی تُو
نقطۂ چشم تک میں تُو ہی تُو

روشنی ہے تری ہی سورج میں
چاندنی کی چمک میں تُو ہی تُو

تیری تسبیح کرتے ہیں سارے
طائروں کی چہک میں تُو ہی تُو

آبرو تو دُر و جواہر کی
موتیوں کی ڈھلک میں تُو ہی تُو

رکھتا ہے خستہ خاطروں کا دل
حوصلے کی کمک میں تُو ہی تُو

جُھکے سر اور خمیدہ کندھے پر
غائبانہ تھپک میں تُو ہی تُو

تو بشر کے وظیفوں کا مرکز
ذکرِ جِنّ و ملک میں تُو ہی تُو

شکر اور حُب کے لمحے آتا ہے
اشک بن کر پلک میں تُو ہی تُو

آئینہ آئینہ خیالوں کے
زاویوں کی جھلک میں تُو ہی تُو

❄

بن جائے عفو خواہ بدن کا ہر ایک مُو
ہو ایسے خامشی سے مناجات ہُو بہ ہُو

پچھتاوے کا طلوع ہو ایسے ضمیر پر
ہوں شرمسار سانس، ہو خجلت نشاں لہو

دیوارِ معذرت کی ہے حدِّ نگاہ تک
یوں مجھ ہمہ گنہ کی ندامت ہے رُو بہ رُو

تیرے کرم کو بیٹھتے اٹھتے کروں تلاش
جائے جہاں تلک بھی مری چشمِ جستجو

کر میری سب خطاؤں سے یاربّ! تُو درگزر
سب آرزوؤں کی ہے، یہی ایک آرزو

تحریرِ عرض داشت کروں آنسوؤں کے ساتھ
ہو لفظ لفظ آبِ خجالت سے با وضو

گر تُو ادھر کرے نہ توجہ تُو کس طرح ؟
صد چاک میرا نامۂ اعمال ہو رفُو

دے کون امان‘ تیرے کرم کے سوا مجھے؟
ایسا کریم کون ہے؟ جیسا کریم تُو !

اُس کا وجود اشکِ ندامت کی ہو مثال
آئے ریاضؔ حشر میں جب تیرے رُوبرو!

❄

O

اک نئے ڈھنگ سے آغاز تری حمد کا ہو
پَل خموشی کا بھی، غمّاز تری حمد کا ہو

حمد یہ سوچوں کی لَے ابھرے ترے شکر کے ساتھ
لفظ جو آئے ہم آواز تری حمد کا ہو

جسم ہو جذبِ تشکّر کا عمیق اِس میں گم
چُپ کا پیرایہ بھی غماز تری حمد کا ہو

دل کی دھڑکن بنے تسبیح تری، میرے کریم!
سانس جو آئے وہ دمساز تری حمد کا ہو

جو خیال عرش پہ جائے، کرے تجھ سے آغاز
ہر سخن میں پرِ پرواز تری حمد کا ہو

نعت کی کونپلیں بھی تیری ثنا سے پھوٹیں
نعت جو لکھوں وہ اعجاز تری حمد کا ہو

اے حمید آپ میں، اَسرار ترے سمجھے کون؟
تیرا ممدوحؐ ہی ہمراز تری حمد کا ہو!

رات کب نصف کو پہنچے، ہو کب آغازِ ثنا
کب مرے ذہن پہ دَر باز تری حمد کا ہو

بنے معمول کی تسبیح وِلا کیشوں کی
میرا فن ایسے سرافراز تری حمد کا ہو

❄

O

رقم قدرتِ حق کا کیا ہو قصیدہ
نہ اُس سا کوئی دیدہ اور نا شنیدہ!

جھلکتی ہو جن سے تری شان و شوکت
مجھے بخش وہ لفظؔ عظمت رسیدہ

کُرے، کہکشائیں، ستارے، ثوابت
ہے دُور آسمانوں میں کیا کیا کشیدہ!

تری ہر صفت کا بیاں روز افزوں
لَویں اِس دیئے کی ہیں سب سر کشیدہ

نہیں وصف کوئی بھی کم دوسرے سے
ہیں اکمل ترے سارے اوصافِ چیدہ

ترا خاص پیغمبر امّیؐ لقب، وہؐ
ہیں اصحاب جس کے سبھی برگزیدہ

کریں ترجمانی تری حکمتوں کی
سب آیاتِ قرآں دمیدہ دمیدہ

تری ذات و اوصاف کی سر بلندی
بیاں کر سکے کیا یہ کلکِ خمیدہ

رقم ایک بھی وصف کرنے سے عاجز
ہے یہ سوچنے سے ریاضؔ آب دیدہ!

❄

ہر اک کرن ہے ترے مہر کی نمائندہ
ترے کرم کا ہے خورشید ازل سے رخشندہ

ہر ایک لمحے کو خوراکِ نُور ملتی رہے
یونہی رہیں سدا تیرے زمانے تابندہ

ہزار حیف کہ ہم جی رہے ہیں غفلت میں
تری عطا کی فراوانیوں سے شرمندہ!

ڈرا رہا ہے بدن کو مواخذے کا خوف
ہمارے ساتھ میں کیا جانے کیا ہو آئندہ؟

وہ دے رہا ہے ثبوت اپنی خیر طبعی کا
جو کوئی بھی ہے تری حمد کا نویسندہ

ترے کرم کے سہارے ہوں پُر اُمید بہت
مَیں نظمِ خلق کا غافل ترین کارندہ!

بِلک بِلک کے کہانی سنا رہا ہے مری
ورق ورق مری فردِ عمل کا نالندہ

انیسِ زیست یہی ایک خوش گمانی ہے
کرم کرے گا تُو، اِس آسرے پہ ہوں زندہ

خدا معاف کرے ہم کو، ہم سے عاصی بھی
ریاضؔ خلد کی دیکھیں سحر درخشندہ!

❄

بے شک ترے کرم سے یا رب! جیا زیادہ
جو کرتا چاہیے تھا وہ کب کیا زیادہ؟

تیرا کرم کہ ہم سے نا اہل عاصیوں نے
دنیا سے اپنا حصّہ بے شک لیا زیادہ

ہر رُت میں مجھ کو رکھّا آسودہ اور شاداں
میری طلب سے بڑھ کر مجھ کو دیا زیادہ

کالک جو ہے گنہ کی وہ سب مٹا دے مولا!
اعمال نامہ میرا ہو دودھیا زیادہ

میرے ہر اک عمل کو اخلاص یاب کر دے
باطن لگے نہ اپنا بہروپیا زیادہ

نادانیوں سے اپنی گو پھاڑتا رہا مَیں
رحمت نے تیری دامن میرا سیا زیادہ

یا رب ہے شکر تیرا، رکھّا نہ تشنہ تُو نے
تیرے کرم کا زمزم مَیں نے پیا ، زیادہ

محبوب ہے جو تجھ کو، ہیں اُس نبیؐ کی امّت
ہم پر نگاہِ رحمت ہو کبریا زیادہ!

تو عفو کی نظر کر، بخش اُس کی سب خطائیں
تیرا ریاضؔ خاطی ہے، ھادیا زیادہ

❄

○

میرا ہر سانس سانس بَرجستہ
ہو تری بندگی سے پیوستہ

اوّل و آخر آیۂ کُن کا
تیری توحید سے ہے وابستہ

سیلِ فتنہ تری مدد بِن' کیا؟
روک پائے گا پیکرِ خستہ

پیروی اسوۂ محمدؐ کی
سیدھا جاتا ہے خلد کا رستہ

کسی جزدان میں سمٹتا نہیں
منتشر ذکر و فکر کا بستہ

عازم خلد ہوں ثناگر سب
ہم صف و ہم قطار و ہم رستہ*

حمد اور نعت سے عبادت ہے
میری سعیِ ثنا کا گلدستہ

جس قدر آج ہو گیا ہے ریاضؔ
کب تھا انسان اِس قدر سستا!

❄

* ہم ردیف، ہم صف، ہم شغل، ہم طبقہ

مرے ہونے کا روشن استعارہ
حُب اُس کی، میری مٹی میں شرارہ

ہر اک کے واسطے ہے عام دعوت
کسی کا حمد پر ہو کیا اجارہ!

جو دیکھو غور سے محسوس ہو گا
ہے اپنی ذات میں ہر فرد ادارہ

کبھی اشراق کے لمحوں میں کرنا
احُد کا بابِ رحمت سے نظارہ

سنبھل کر جھانکنا تاریخ اندر
جو قدرت کی طرف سے ہو اشارہ

ہُوا تیرے کرم سے حمد طینت
چمک اٹھا مقدّر کا ستارہ

مرا جینا ثمروَر تیرے دم سے
نہیں جو تُو ____ خسارہ ہی خسارہ

کوئی لمحہ نہیں اندوہ آثار
ترے ہوتے، بھنور بھی ہے کنارہ

ریاضؔ بے عمل کی التجا ہے
ہو اِس کا خیر ساماں گوشوارہ!

❄

امّیؐ لقب کے صدقے ملے، فن دعائیہ!
اللہ بخشے منفرد اسلوب، حمدیہ

خلوت مری رہے تری تسبیح سے سجی
آباد تیرے ذکر سے ہو میرا تخلیہ

محور مرے خیال کا تیری صفات ہوں
تیری طرف رہے مری سوچوں کا زاویہ

طرزیں وِلا سرشت ہوں، الفاظ عجز زاد
لہجہ مرے ہنر کا رہے التجائیہ

سوچیں مری مواجہ کے ماحول میں رہیں
ہو مجھ پہ مہرباں مرے سرکارِؐ عالیہ

سمجھوں گا اپنے آپ کو مَیں ارجمند اگر
کر پائیں اہل حُب کا مرے شعر، تزکیہ

ایک ایک مصرع خون کی چھلنی سے چھَن کے آئے
کہلائے نہ یہ سعیِ ہنر صرف شوقیہ

تیری، ترے نبیؐ کی محبت سے مستنیر
جو شعر بھی مرا ہو وہ صدقہ ہو جاریہ

دن بھر میں ہو سکا نہ کبھی ایک شعر بھی
حمدیں ریاضؔ لکھی ہیں دس دس بھی یومیہ

❄

معراجِ ثنا کا ہے ارادہ
بے رختِ سفر ___ مَیں پافتادہ

اِن دشت و خلا کے راستوں میں
ہے خاک اور نُور کا لبادہ

سوچیں تو براق پر ہیں مجھ کو
کرنا ہے سفر یہ پا پیادہ

مُٹھی سے سرک رہے ہیں لمحے
کس طرح سمیٹوں یہ برادہ

تاریخ جواب دے گئی ہے
کس خواب سے اب ہو استفادہ؟

امکان ہنر کے مرحلے میں
برداشت کم، شوق ہے زیادہ

دے حوصلے کو خلا کی وسعت
خس طبع کا ظرف کر کشادہ

جذبے کا مَیں اپنے کیا بتاؤں
کیا جانے ہوں کس کا ہم ارادہ؟

سدرہ کے ستارے، طیبہ کی ریت
اب ہے مرا یہ ہی خانوادہ

مشکل ہوئی عرضداشت دل کی
مطلوب ہے ایک طرزِ سادہ

تعبیر طویل ہو گئی___خواب
دیکھا تھا اک آدھے سے بھی آدھا

اُس ثورِ خیال کے سفر کا
کرنا نہ بیان میں اعادہ

نورُ، علی نُور ذات کے کیا
یہ وصف کرے گا خاک زادہ!

بات آگے بڑھانے میں خطر ہے
چُپ رہنے میں ہے ریاضؔ افادہ

❄

کرم اے شاہ! ہے دل تاخت و تاراج ابھی
جانے کس خوف کا اعصاب پہ ہے راج ابھی؟

بھر حرم دیکھنے کو اُن کی مچل جاتی ہے روح
گھر پہنچنے بھی نہیں پاتے ہیں حجّاج ابھی

آپ کر دیتا ہے پوری وہ دعائیں ساری
لا رہے ہوتے ہیں ہونٹوں پہ جو محتاج ابھی

اِذن سے تیرے، توجہ میں سنبھالے ہوئے ہیں
اپنے ہر امتی کو صاحبِؐ معراج ابھی

کیسے ماحولِ دل و جاں کی ہے وسعت کو محیط
آپ کے سلسلۂ نور کی اَمواج ابھی

دوریٔ کعبہ کا پل دھیان میں ہے، آنکھوں سے
جاری ہے اشکوں کا بے ساختہ اخراج ابھی

حمد کے باب میں اربابِ عقیدت پہ ریاضؔ
خواب کا قرض ہے، تعبیر کا ہے باج ابھی

❄

○

کُـــنِ آغاز کے پرتو! تیری
دل ہر ذرّہ میں ہے لَوْ تیری

جھلملاتا ہے ترے جلووں سے
ہر کسی قطرے میں ہے ضو تیری

اذن سے اُس کے ہے قائم اے دل!
ہر نفس، زندگیِ نو تیری

ساری خلقت کے لئے کافی ہے
حشر تک کو ، دو کفِ جو تیری

تری طاعت میں بسر ہو یا رب!
زندگی ہو مری پیرو تیری

سب زمانے ترے مقروضِ کرم
سب زمینیں ہیں قلمرو تیری

عافیت بخش، سکینت ساماں
راہ، اے طیبہ کے رہرو! تیری

رحمتیں مجھ کو ہیں یا رب! درکار
ایک اک سانس میں سو سو تیری

حمد کے باب میں ہو جائے ریاضؔ
خلد انجام تگ و دو تیری!

❄

ایک مدت سے ہنر کو جستجو تھی حمد کی
منتظر تھے لفظ، اِن کو آرزو تھی حمد کی

جس کے ہونے نے بیاضِ حمد کی تکمیل کی
اعتبار اِس شاعری کا آبرو تھی حمد کی

ڈھل گئی پیرایۂ اظہار کی ترتیب میں
دل کی خلوت گاہ میں جو گفتگو تھی حمد کی

کس طرح ہوتی سخن کے کانچ میں جلوہ نما
روشنی پھیلی ہوئی جو کوبکو تھی حمد کی

عکس آرا کس طرح لفظوں کے آئینے میں ہو
دھیان میں صورت، جو میرے روبرُو تھی حمد کی

شش جہات شعر میں اظہار کی تھی منتظر
عرش سے آئی مہک، جو چار سو تھی حمد کی

لفظ عاجز تھے، متحمل نہ تھے اظہار کے
بس سے باہر کائناتِ رنگ و بو تھی حمد کی

کب گرفتِ لفظ میں آئی دو لمحوں کے لئے
خواب کے اندر جو اک فصلِ نمو تھی حمد کی

کاغذِ خالی کی زینت بن گئی آخر ریاضؔ
پیکرِ جاں میں جو صورت ہو بہو تھی حمد کی

❄

○

عطیّہ رب کا ہے حمد و ثنا گوئی کی ارزانی
خوشا قسمت! وفورِ ذوق و جذبہ ہائے وجدانی

شریکِ فن رہے ایسے ہی جذبِ شوق کی کثرت
نہ رُک پائے کسی لمحے ارادت کی فراوانی

تموّج آج جیسا ہے یہ پہلے کب تھا جذبوں میں
کبھی پہلے نہ تھا اِس طرح سے احساس سیلانی

تسلسل کب تھا حاصل پہلے حمد اسلوب سوچوں کو
کب ایسے طبعِ مدحت خواہ میں تھی پہلے طغیانی!

رہے طرزِ ادا پر اسوۂ سرکارؐ کا سایہ
محافظ ہوں مرے افکار کی' آیاتِ قرآنی

وفورِ حُب پہ پہرہ صبغۃ اللہ کا رہے دائم
میسّر ہوں مری سرشاریوں کو رنگِ رحمانی

ڈَھلے جاتے ہیں کیسے میرے احساسات لفظوں میں
مجھے اظہار کی بخشی ہے تُو نے کتنی آسانی!

نہیں ہے اِس سے بڑھ کر پاس میرے ارمغان کوئی
پسند آ جائے تجھ کو کاش میری عجز سامانی

ہو تیرا اذن یا رب تو ریاضؔ ایسے کروڑوں کو
رہے رحمتؐ لقب کی حشر میں حاصل نگہبانی!

❄

O

زندگی بھر بڑی خرابی کی
کوشش اب کیا ہو بازیابی کی؟

کیا کہیں انتہا بھی ہے اپنی
غفلت اندوز مرگ خوابی کی!

اس حسابِ یسیر کے لیے
تُو نے رحمت بڑی شتابی کی

متن سے ہٹ کے تو نے فیض دیا
ہم نے گو التجا نصابی کی

سیر حاصل، کرم کیا تُو نے
عرضداشت اک تھی اضطرابی کی

تری جنّت کے ہم کہاں لائق
کچھ جزا اِس خود احتسابی کی!

اپنے انداز سے کی سعیِ ہنر
اجتہادی، کچھ انقلابی کی

چلے معمول سے ذرا ہٹ کر
حمد کاری نہ اکتسابی کی

دیدنی تھی ریاضؔ کیفیت
حشر میں اپنی باریابی کی

❄

کسی جگہ بھی رہے، روح صاف کرتا رہے
یہ دل حرم کا مسلسل طواف کرتا رہے

یہ سلسلہ ہے عجب اُس کے عفو کا، ہم سے
گناہ ہوتے رہیں، وہ معاف کرتا رہے!

کیا جو ذرّہ بھی تخلیق تُو نے ـ وقت کے ساتھ
ہزار حیرتوں کا انکشاف کرتا رہے

ملے نہ بھید تری کبریائی کا ــــــ انسان
دلِ وجود میں گو سو شگاف کرتا رہے

جو حکمِ رب، سرِ تسلیم خم، ریاضؔ اُس پر
دل اپنے آپ سے لاکھ اختلاف کرتا رہے

❄

ائے ہوائے حرم! کرم کر دے
میری بیمار جاں پہ دَم کر دے

کر دے ضَم ان فضاؤں ہی میں کہیں
روح منجملۂ حرم کر دے

باوقار اِن خموشیوں کو کر
اور اظہار محترم کر دے

زندگی خلد کر دے ___ اور عقبیٰ
زندگی سے بھی محتشم کر دے

'ربنّا ربنّا' سنوں دِل کی
دھڑکنوں پر دعا رقم کر دے

❄

○

وحدت کو تری کوئی بھی تقسیم نہ کر پائے
کوئی بھی اکائی تری دو نیم نہ کر پائے

ہے رائیگاں انسان کے ادراک کی حدٗ جو
اک قطرے کی ترتیب کی تفہیم نہ کر پائے

بے چون و شباہت ہےتو واحد ہے احد ہے
صورت میں تری کوئی بھی تجسیم نہ کر پائے

سیکھ آب و ِگل و باد کی افسون گری سے
فطرت کی طرح کوئی بھی تعلیم نہ کر پائے

کیا جان سکے تیرے ہنر کے وہ کمالات
جو خم ترے آگے سرِتسلیم نہ کر پائے

ہیں جن میں پروئے ہوئے سب ثابت وسیّار
اُن ضابطوں میں کوئی بھی ترمیم نہ کر پائے

تری ہی مہارت کے کمالات ہیں سارے
اِس طور کوئی ہست کی تنظیم نہ کر پائے

❄

مرے سخن میں ترا شکر یوں اجالا کرے
مری شناخت‘ تری حمد کا حوالہ کرے

نبیؐ کی نعت‘ صحابہ کی منقبت‘ تری حمد
بلند نام مرا‘ میرا بول بالا کرے

کبھی کرے نہ درِ غیر کا مجھے محتاج
عطا سے اپنی سدا‘ پُر مرا پیالہ کرے

کرے قبول مری لکنتِ سخن_تیری
قبولیت‘ مری شانِ ہنر دوبالا کرے

مجھے گرائیں مری لغزشیں ہمہ اوقات
قدم قدم تری رحمت مجھے سنبھالا کرے

مَیں رزقِ نُور کا پاؤں، مَیں جب کروں تسبیح
یہ وِرد مجھ کو فرشتوں کا ہم نوالہ کرے

وہ اعتبار کا بخشے شرف مرے فن کو
قبولِ عام کا مجھ کو عطا دوشالہ کرے

سنبھالے مجھ کو بھی اِن بے کراں خلاؤں میں
بطونِ سنگ میں جو کرمکوں کو پالا کرے

ہر اک مقام پہ، ہر ایک رُت میں، ہر لمحے
ریاضؔ مجھ پہ کرم اپنا رب تعالیٰ کرے

❄

کرم ایسے وہ مہربان کرے
خاک سے مجھ کو آسمان کرے

اُس کی رحمت کا دائرہ ہے وسیع
مجھ کو اک ذرّے سے جہان کرے

اُس سے ملتا ہے اُس طرح سے وہ
جیسا اُس سے کوئی گمان کرے

مُتَواتِر، مسلسل اُس کا لطف
کرم اپنا بہ ہر زمان کرے

دسترس دے مجھے ہواؤں پر
مجھ کو پانی پہ حکمران کرے

وہ کسی کا کرے نہ ضائع اجر
خیر کی قدر، قدردان کرے

خستہ و ماندہ میرا طرزِ ہنر
اُس کی عظمت کا کیا بیان کرے؟

ترجمانیٔ پیام خالق کی
جبرائیلؑ ایسا ترجمان کرے

عاجزی سے ریاضؔ اُس کے حضور
حمد کا پیش ارمغان کرے!

❄

O

کرم اُس کا مسلسل ہو رہا ہے
میرا دیواں مکمل ہو رہا ہے

بیاضِ ذہن کا ایک ایک صفحہ
نزولِ حُب سے جَل تھَل ہو رہا ہے

وہ رحمت کی نظر فرما رہے ہیں
مرا ہر مسئلہ حل ہو رہا ہے

ہے جب سے 'انت خیر الرّاحمین' وِرد
وجود اسفل سے افضل ہو رہا ہے

نظر آئیں نہ کیوں ماقبل کے عکس
دل آئینہ جو صیقل ہو رہا ہے

ہے جب سے ذہن سیرِ لامکاں میں
مرا احساس صندل ہو رہا ہے

نظر آئے مناظر ماسوا کے
جہان آنکھوں سے اوجھل ہو رہا ہے

یہ ہم آہنگ ہو گا دھڑکنوں سے
جو وِرد آج اوّل اوّل ہو رہا ہے

درُودی ہے ریاضؔ آواز دل کی
بیانِ ختمِ مرسل ہو رہا ہے

❄

دعا بہ لب جو کہیں بھی کوئی، مسلماں ہے
تجھی سے عفو کا اور مغفرت کا خواہاں ہے

ہے تیرے بحرِ عطا سے بہت زیادہ کم
جہاں میں جتنا بھی کوئی دراز داماں ہے

جو سانس سانس میں تُو دے نہ عمر میں ہوشمار
ترے محیطِ کرم پر وجود حیراں ہے

ہمیں دیا وہ نبیؐ جو رحیم ہے ہم پر
کریم کتنا بڑا ہم پہ تیرا احساں ہے!

خدائی سے ہے بڑا، کم ہے تیری رحمت سے
ہماری فردِ عمل میں جو داغِ عصیاں ہے

ہمیں یہ دَرد جو لاحق ہے ہجرِ طیبہ کا
مہک فضائے مواجہ کی' اُس کی درباں ہے

ابھی سے خوابوں خیالوں میں دیکھتا ہوں اُسے
ابھی سے حشر کا میری نظر میں میداں ہے

ہے خواستگار معافی کا' تیری رحمت سے
حطیم میں جو کوئی آدمی بھی گریاں ہے

خلوص زاد اک آنسو ہے توبہ کو درکار
یہ کام جتنا ہے دشوار' اتنا آساں ہے

کتابِ عمر تہی ہے متاعِ نیکی سے
ہمہ خسارہ' ہمہ جرم اِس کا عنواں ہے

❄

O

از زمیں تا آسماں ساماں ہے ہر سُو شکر کے
کتنے موقعے شکر کے ہیں، کتنے پہلُو شکر کے

جا بجا، ساعت بہ ساعت ہیں نفس اندر نفس
کتنے ساماں دم بہ دم پہلو بہ پہلو شکر کے

دھڑکنوں میں سانس سانس اندر سکوں کی لہر ہے
دیکھ منظر اے ضمیرِ آئینہ رُو! شکر کے

کچھ نہیں فردِ عمل میں، وہ مبارک ہوں جو ہیں
کچھ ندامت خیز، شکر آمیز آنسو شکر کے

رائیگانی کے سفر میں عمر کا حاصل ہیں جو
ڈھونڈ لمحے، اے نگاہ معرفت جُو! شکر کے

بہتے پانی، لہکی شاخوں، مہکے پھولوں پر نگاہ
سینکڑوں ایسے مناظر ہیں لبِ جُو، شکر کے

ہو گئی گیلی جو آنکھ احسان مندی میں ریاضؔ
شکر اِس پر بھی، جو ہیں آنکھوں میں آنسو شکر کے

❄

کرم اس طور اے خدا ہو جائے
جو ہو درکار وہ عطا ہو جائے

غیب سے پوری ہر ضرورت ہو
اور اِس طرح بارہا ہو جائے

شکر و ممنونیّت میں ڈوبی ہوئی
خامشی بھی مری دعا ہو جائے

سیدھی جنت میں پہنچے جب مری روح
جسم کی قید سے رہا ہو جائے!

❄